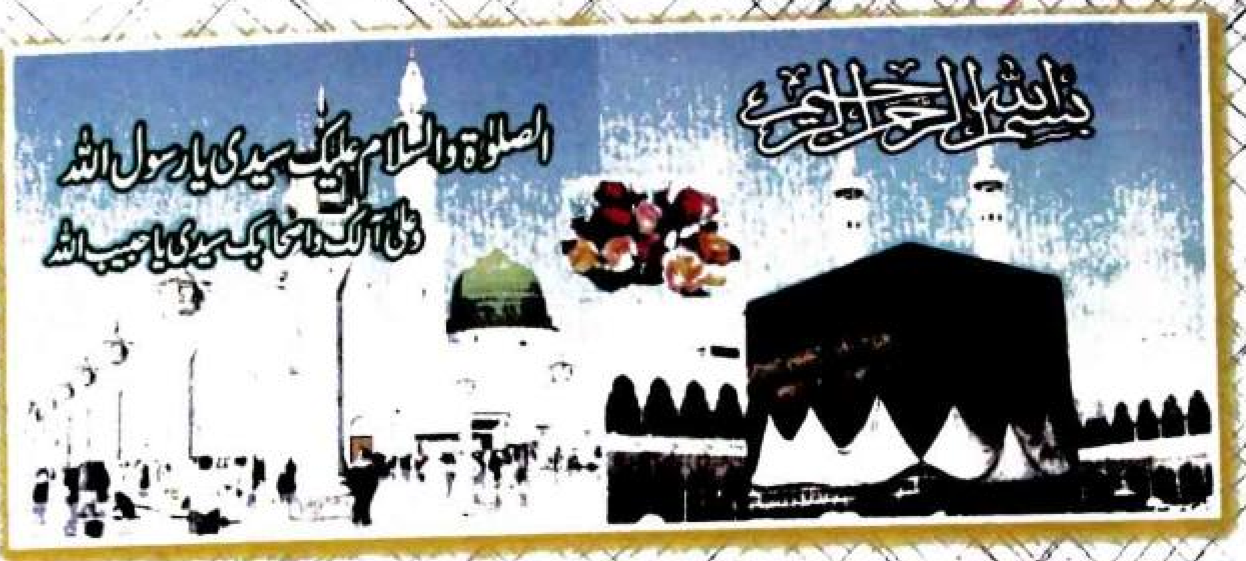

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

ماہنامہ

اردو / English

آوازِ اہلسنت

گجرات (پاکستان)

www.ahlesunnat.info

شہید پر ایک علمی و تحقیقی مقالہ

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

سیدنا امام حسین علیہ السلام کی سیرت طیبہ

Blessings of Milad Sharif & Answers to Objections

سہ کھانے کا شرعی حکم!

طلاق اور وراثت کے متعلق دو اہم مسائل!

غیر مسلم شوہر مسلمان ہوا، بیوی کے متعلق کیا حکم ہے؟

مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکی جماعت احمدیہ

مملکت خداداد میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ، ناموس رسالت کے تحفظ اور
مزارات اولیاء پر دھماکوں، دہشت گردی، غیر اسلامی اقدار، غیر ملکی مداخلت، مہنگائی اور فتنوں کیخلاف

سنی اتحاد کونسل کے زیر اہتمام عظیم الشان تاریخی ساز پاکستان بچاؤ لانگ مارچ

پاکستان بنانے والے علماء و مشائخ کے فکری وارثوں اور ملک کے عوام و خواص کی لاکھوں کی تعداد میں شرکت
رکاوٹوں اور مشکلات کے باوجود بری امام اسلام آباد سے داتا دربار لاہور تک جگہ جگہ شاندار استقبال

[illegible] شریک ہیں

marfat.com

خبرنامہ

اگر حکومت نے قانون ناموس رسالت تبدیل کیا یا صدر نے گستاخ رسول کو معافی دی تو اہلسنت حکومت کا تختہ الٹ دینگے: پیر محمد افضل قادری

پاکستان بچاؤ لانگ مارچ انقلاب نظام مصطفیٰ کا پیش خیمہ ثابت ہوگا: حاجی فضل کریم

مزارات اولیاء پر دھماکے کرنے والے بدترین ہیں، انکے سرپرستوں سے رعایت چھوڑ کر آہنی ہاتھوں نمٹا جائے: حاجی حنیف طیب، ثروت اعجاز قادری

لاہور: (اخبارات) سنی اتحاد کونسل کے قائدین نے کہا ہے کہ وطن عزیز وسائل واسباب کی بھرمار کے باوجود معاشی طور پر تباہی کے دہانے پر پہنچ چکا ہے جس کی بڑی وجہ دولت کی غلط تقسیم، حکمرانوں اور افسران کی کرپشن، عیاشی، غلط پالیسیاں اور سودی نظام معیشت ہے اگر حکمرانوں اور افسران پر ایک عام آدمی کی طرز زندگی لازم کر دی جائے، خلافتِ راشدہ کے مطابق سخت ترین احتساب کے ذریعے کرپشن کے تمام دروازے بند کرا دیئے جائیں، سودی نظام کو ختم کر کے اسلام کا معاشی نظام نافذ کر دیا جائے اور سادگی کو لازم کر کے ٹیکسز کو کم سے کم کر دیا جائے تو بھیک مانگنے والا تباہ حال پاکستان جلد خوشحال اور بھیک دینے والا پاکستان بن جائے۔

"عالمی تنظیم اہلسنت" نے تحریک نظام مصطفیٰ، تحریک ناموس رسالت تحریک ختم نبوت تحریک بحالی قبر اُم رسول وآثار نبوی، متاثرین زلزلہ و سیلاب زدگان کی امداد اور متاثرہ مساجد ومدارس کی تعمیر، سنی اتحاد کونسل کے قیام اور دیگر بیشمار دینی وملی تحریکوں میں ریکارڈ کام کیا ہے، اندرون و بیرون ملک سے جو مخلص افراد شمولیت اختیار کرنا چاہیں وہ رابطہ کریں

عالمی مبلغ اسلام پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کی وفات سے اسلامی دنیا ایک عظیم خطیب سے محروم ہو گئی

جنازے میں اکابر علماء ومشائخ اور لاکھوں افراد شریک ہوئے جبکہ بعد از وفات مرحوم کا چہرا روشن اور مسکراتا ہوا نظر آ رہا تھا جس سے حدیث پاک یاد آ رہی تھی کہ مومن وفات کے بعد اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ کر مسکراتا ہے اور بے ایمان اپنا ٹھکانا جہنم میں دیکھ کر پچھتاتا اور ناخوش ہوتا ہے۔

It is very harmful fact that in the destruction of present floods Masajid and Islimic Madaris are greatly affected, there is no package for the rehablitation and construction of these Islamic Centres in the National funds, N.G.O's aid and in other great Financial Institutes of Ahlesunnat. Alhamdulillah! "Afzalia Welfare" has given food, medicine, clothes and eid packages to the thousands of flood affected families in Punjab, Khaber P.K, and Balauchistan and now it has started repairing of Masajid, construction of a room in affected Islamic Madaris and also construction of quarters for the rehablitation of poor people. Please! deposit minimum one to one and half lac PK Rs. for the repairing of a damage Masjid, or construction a room in Madrasa and minimum one lac for construction of a residential quarter in Ac. no. 11700008090201 H.B.L. Gujrat. Your name plate will be checked by you or your representer on the prepared Masjid, Madrasah or Residential quarter.

There is an appeal to the helpers to be attentive to this religious duty and there is also appeal for the Masajd Committees to declare a new appeal in their mosques and Islamic Centres to build damaged Masajd and Madaris and get reward in this world and the next world from Almighty Allah........................

Pir Afzal Qadri, "Afzalia Welfare International Rgd." Naik Abad (Morarian Sharif) Gujrat Pakistan Ph 0533521401, 03009622887 atasqadri@gmail.com

---

دینی وروحانی مسائل اور فتویٰ کیلئے: پیر عثمان افضل قادری (ناظم جامعہ، خانقاہ، وشریعت کالج طالبات، نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات پاکستان)
ای میل atasqadri@gmail.com رابطہ نمبر 0333-8403748 ☆ کمپیوٹر وموبائل پر اسلامی کتب وتقاریر کیلئے نیک آباد رابطہ کریں۔

marfat.com

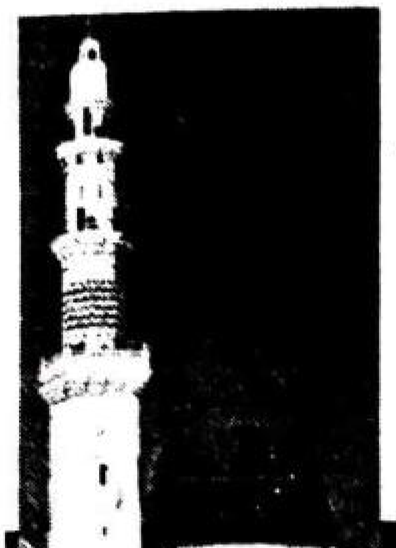

باسمہ القادر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

شاہ است حسین بادشاہ است حسین دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد نہ داد دست در دست یزید حقا کہ بنائے لا الہ است حسین علیہ السلام

خانقاہ قادریہ عالیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں

سالانہ

شہادت کربلا کانفرنس

وسالانہ

عرس مبارک

قطب الاولیاء، استاذ الاساتذہ

حضرت خواجہ

پیر محمد اسلم قادری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
وقدس سرہ العزیز

10 محرم الحرام یوم عاشورہ صبح 9 بجے تا نماز ظہر

زیر صدارت

پیشوائے اہل سنت حضرت صاحبزادہ **پیر محمد افضل قادری** مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

تلامذہ، مریدین، عقیدتمندان قافلہ در قافلہ شرکت فرمائیں

اور تلاوت قرآن مجید اور دیگر اذکار کے تحائف برائے ایصال ثواب ساتھ لائیں۔ خواتین بچے ساتھ نہ لائیں

خانقاہ شریف اور جامعہ قادریہ عالمیہ کے اجتماعات

- [illegible] میلاد النبی ﷺ + میلاد کانفرنس گجرات (12 ربیع الاول صبح 9 بجے آغاز از باب غوث اعظم بائی پاس روڈ گجرات، 12 بجے اختتام)
- [illegible] کانفرنس و عرس مبارک غوث اعظم [illegible] نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ (27 رجب صبح 9 بجے تا نماز ظہر)
- [illegible] عرس مبارک قطب الاولیاء خواجہ محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ (10 محرم صبح 9 بجے تا نماز ظہر)
- [illegible] (ہر ماہ چاند کے پہلے اتوار 10-30 تا 12-30)
- [illegible] (ہر ربیع الاول کے بعد آنے والے اتوار صبح 10 بجے تا 2 بجے دن)

الداعی الی الخیر:
صاحبزادہ محمد حسان علی قادری ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون 053-3001401 ، فیکس 053-3521401-2 ، موبائل 0333-8403748 ، 0300-9622887
شعبہ خواتین 053-3522290، 053-3001402 ای میل info@ahlesunnat.info ویب ahlesunnat.info

marfat.com

حمد باری تعالیٰ

اے خالق ومالک رب علیٰ سبحان اللہ سبحان اللہ
تو رب ہے میرا، میں بندہ تیرا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہم منگتے ہیں تو معطی ہے، ہم بندے ہیں تو مولیٰ ہے
محتاج تیرا ہر شاہ و گدا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہم جرم کریں تو عفو کرے، ہم قہر کریں تو مہر کرے
گھیرے ہے جہاں کو فضل تیرا سبحان اللہ سبحان اللہ

تو والی ہے ہر بے کس کا تو حامی ہے ہر بے بس کا
ہر اک کے لئے در تیرا کھلا سبحان اللہ سبحان اللہ

رازق ہے مور و مگس کا تو، غفار ہے نیک وبد کا تو
ہے سب پر تیری جُود وعطا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہم عیبی ہیں ستار ہے تو، ہم مجرم ہیں غفار ہے تو
بدکاروں پر بھی ایسی عطا سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ سالک مجرم آیا ہے اور خالی جھولی لایا ہے
دے صدقہ رحمت عالم کا سبحان اللہ سبحان اللہ

...... حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

نعت رسولِ مقبول ﷺ

[illegible] ہیں دونوں جہاں شاہ دو[illegible] کے لیے
[illegible] محفل [illegible] مصطفیٰ کے لیے

زباں کو اِس لئے شیرینیٔ سخن دی
کہ زباں ہے مدحت محبوب کبریا کے

انہی کو لذتِ عشقِ نبی ملی، جنہیں
ازل میں چن لیا قدرت نے اس عطا کے لیے

مرے کریم! مرے چارہ ساز وبندہ نواز!
تڑپ رہا ہوں ترے شہر کی ہوا کے لیے

فرازِ طور پہ وہ بے نقاب کیوں ہوتے
کہ آشنا کی تجلی تھی آشنا کے لئے

[illegible] محمود ہیں، محمد ہیں
زباں جب بھی کھلی ہے تری ثنا کے لیے

...... حسان العصر، حافظ، مظہر الدین رحمۃ اللہ علیہ

پیشکش: خالد محمود قادری، قادری نعت کونسل، ٹیکہ آباد (مراڑیاں شریف) گجرات، پاکستان 0333-8437283

marfat.com

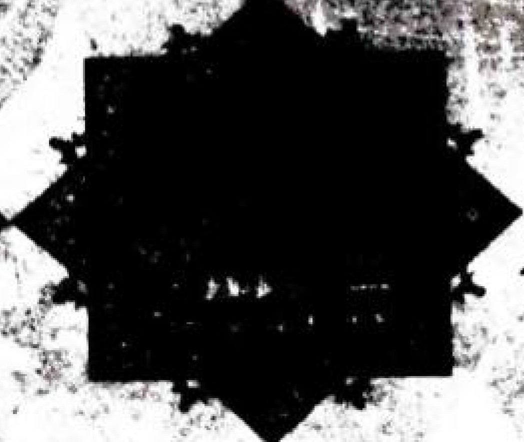

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

ماہنامہ

اردو، English

آوازاہلسنت

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زیرسرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا و دربار مصطفیٰ ﷺ، و جمیع اہل ایمان جن میں شامل ہیں صاحبزادہ قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارتی کمیٹی: علامہ ابوالحسنین قادری، علامہ ضیاء اللہ قادری، قاری تنویر احمد، الحاج محمد سعید زرگر

قیمت 15 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کرسکتے ہیں!

سالانہ ممبرشپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 150 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالرمنی آرڈرکریں۔

اعزازی معاونت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن: محمد الیاس ذکی، حافظ مشتاق، شبیر حسین ساہی، مصطفیٰ کمال، تیمر قادری 0313-7823263

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آوازاہل سنت نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون: 053-3521401 فیکس: 3521402 ای میل Info@ahlesunnat.info

marfat.com

لاہور: قانون ناموس رسالت اور عدالتی نظام میں مداخلت کیخلاف احتجاجی مظاہرے سے امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری خطاب کررہے ہیں۔

گجرات: امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری، حاجی اخلاق، ملک ذوالفقار، سینٹ آئیوز کیونٹی اور افضلیہ ویلفیئر کی جانب سے متاثرین سیلاب کیلئے سامان روانہ کررہے ہیں۔

مظفرآباد، گجرات: امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری وادی نیلم کے متاثرین سیلاب میں خوراک و نقدی تقسیم کررہے ہیں جبکہ دوسری طرف استقبال کیلئے آنے والے آزاد کشمیر کے وزراء کو مساجد و مدارس بحالی مشن پر بریفنگ دینے کے بعد دعا کررہے ہیں

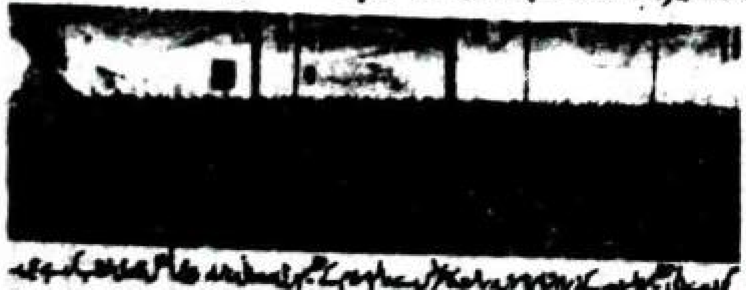

[illegible]

سنی اتحاد کونسل کے مرکزی رہنما اور عالمی تنظیم اہلسنت کے امیر پیر محمد افضل قادری پاکپتن میں حضرت فریدالدین گنج شکر کے مزار پر اجتماع سے خطاب کررہے ہیں۔

[illegible]

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناموس رسالت کے سلسلہ میں لاہور میں احتجاجی مظاہرہ

اداریہ

لاہور: (جی پی آئی نیوز 23 نومبر 2010ء) عدالت سے ننکانہ صاحب کی آسیہ بی بی کو گستاخی رسول و گستاخی قرآن کا جرم ثابت ہونے پر سزائے موت کا حکم سنانے کے بعد پوپ کی طرف سے پاکستان کے عدالتی نظام میں مداخلت اور گورنر پنجاب سلمان تاثیر کی طرف سے اسلام کے مقدس ترین قانون کی توہین کرنے، عدالتی نظام میں مداخلت کرنے اور جیل میں پہنچ کر گستاخ رسول عورت سے صدر پاکستان سے معافی کی درخواست تیار کرانے اور قانون ناموس رسالت کو ختم کرنے کی باتیں کرنے کیخلاف ''عالمی تنظیم اہلسنت'' کے زیر اہتمام پریس کلب لاہور کے سامنے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں علماء اور عوام نے شرکت کی اور گورنر پنجاب کیخلاف شدید نعرہ بازی کی۔

عالمی تنظیم اہلسنت کے امیر پیر محمد افضل قادری نے مظاہرہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گستاخ رسول کی سزا قرآن وحدیث اور اجماع امت کی رو سے صرف اور صرف قتل ہے۔ اسلام کے اس قانون کے تحت عہد نبوی اور عہد خلفاءِ راشدین میں فیصلے ہو چکے ہیں۔ لہذا اسلام کے اس مقدس قانون کو ضیاء الحق کا قانون کہنا درست نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جاوید غامدی کا کہنا کہ ''اس قانون توہین رسالت کی قرآن وسنت میں کوئی بنیاد نہیں'' جھوٹ کا پلندا ہے۔ جاوید غامدی کسی ٹی وی پر مجھ سے مناظرہ کرلیں انشاء اللہ میں ثابت کردوں گا کہ گستاخ رسول کی شرعی سزا قتل ہے۔ انہوں نے کہا کہ گورنر پنجاب کا کہنا کہ ''قانون توہین رسالت 295/C کالا قانون ہے'' کفر صریح ہے۔ قرآن وحدیث سے ثابت شدہ قانون کو کالا قانون کہنے والا اور اس فیصلے کو ظالمانہ کہنے والا کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لہذا چیف جسٹس سپریم کورٹ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ از خود نوٹس لیتے ہوئے سلمان تاثیر کو گورنر پنجاب کے عہدے سے ہٹا کر اس اسلام دشمن اور عدلیہ کے نظام میں مداخلت کرنے والے کو سخت ترین و عبرتناک سزا دے کر ثابت کریں کہ عدلیہ واقعی آزاد ہے۔ پیر محمد افضل قادری نے مزید کہا کہ کچھ لوگوں کا شور کرنا کہ ''یہ ایک غریب عورت کیساتھ زیادتی ہے'' پرلے درجے کی جہالت ہے قانون میں مردوں کی طرح دنیا بھر میں جرم کرنے والی عورتوں کیلئے بھی سزائیں ہیں اور فرمان رسول ہے ''اگر فاطمہ بنت محمد رسول اللہ بھی چوری کرتیں تو میں یقیناً اُن کا ہاتھ کاٹتا۔'' انہوں نے کہا کہ ''کچھ لوگوں کا کہنا کہ ''اس قانون کا استعمال غلط ہوتا ہے لہذا اسے ختم کر دینا چاہیے'' انتہائی نادانی کی بات ہے کیونکہ قتل اور دیگر جرائم میں بھی بے گناہ لوگوں کو ملوث کر دیا جاتا ہے لیکن کبھی کسی نے مطالبہ نہیں کیا کہ جرائم کے خلاف تمام قوانین کو ختم کر دینا چاہیے۔ لہذا صرف قانون توہین رسالت پر شور کرنا کھلی بدنیتی ہے۔

اس موقع پر مقررین نے مطالبہ کیا کہ صدر زرداری پوری قوم کے دینی جذبات کا احترام کریں اور ہرگز عدالتوں کو پامال کر کے خلاف اسلام وخلاف قانون گستاخ رسول کو معافی دے کر اُمت مسلمہ کے دینی جذبات کو مجروح کرنے سے باز رہیں ورنہ انہیں یاد ہوگا کہ گوجرانوالہ کے 2 گستاخانِ رسول کو جب میرٹ سے ہٹ کر رات کو عدالت لگا کر ہائی کوٹ سے بے نظیر دور میں رہا کرایا گیا تھا تو ایک عاشق رسول نے دینی جذبات کی بنیاد پر ہائی کوٹ کے جج کو قتل کر دیا تھا۔ مظاہرے سے سید مختار اشرف رضوی، مولانا عبد المصطفیٰ حقانی، سید شاہد حسین گردیزی، مولانا نصر اللہ خان اور دیگر علماء نے بھی خطاب کیا اور اعلان کیا گیا کہ 26 نومبر جمعہ کو پورے ملک میں ''یوم احتجاج منایا'' جائیگا۔ اور اجتماعات جمعۃ المبارک میں صدر اور وزیراعظم سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ امت مسلمہ کی دینی جذبات کو مجروح کرنے سے باز رہیں۔

marfat.com

اللہ کی راہ میں جان دینے والے زندہ ہیں!

درسِ قرآن: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

"وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّ لٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ."

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے جاتے ہیں انہیں مردہ نہ کہو! بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 2، سورہ بقرہ، آیت: 154.

شانِ نزول:

غزوہ بدر میں 14 مسلمان شہید ہوئے۔ اس وقت راہِ خدا میں جان دینے والوں کیلئے شہید کا لفظ نہیں تھا۔ لوگوں نے کہا: "مَاتَ فُلَانٌ مَاتَ فُلَانٌ."

ترجمہ: "فلاں مر گیا فلاں مر گیا۔"

تو یہ آیت نازل ہوئی کہ راہِ خدا میں جان کی بازی لگانے والوں کو مردہ نہ کہو۔ نیز کفار و منافقین نے کہا: "مسلمان محمد ﷺ کی رضا کی خاطر بے فائدہ اپنے آپ کو قتل کروا رہے ہیں۔" تو یہ آیت نازل ہوئی۔

حوالہ: "تفسیر کبیر" جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 35.

لغوی تشریحات:

"ولا تقولوا" صیغہ نہی (روکنے) ہے اور دلیل قطعی میں نہی کی حقیقت حرمت ہوتی ہے۔ یعنی شہید کو مردہ کہنا حرام ہے، لہٰذا نبی کو مردہ کہنا بدرجہ اولیٰ حرام ہے کیوں کہ شہید کو درجہ شہادت غلامیِ رسول کی بنا پر ملتا ہے۔

"یقتل" قتل سے بنا ہے۔ قتل کا معنی ہے جاندار کے بدن کی بناوٹ بگاڑ ڈالنا جس کے سبب اس کی موت واقع ہو جائے۔

"فی سبیل اللہ" سبیل سہولت والے راستے کو کہا جاتا ہے۔ اللہ کے راستے سے مراد رسول ﷺ ہیں یا آپ کا لایا ہوا دینِ اسلام۔ کیوں کہ سبیل اس راستے کو کہتے ہیں جو مقصود تک پہنچائے اور ظاہر ہے کہ رسول ﷺ اور آپ کا لایا ہوا دین اسلام ہی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں اور آپ کی اتباع کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ممکن نہیں۔ نیز اس آیت کے شانِ نزول سے بھی یہی ظاہر ہے۔ کیونکہ کفار و منافقین نے کہا تھا: "مسلمان محمد ﷺ کی رضا کی خاطر اپنے آپ کو قتل کر رہے ہیں۔"

"اموات": میّت کی جمع ہے۔ میت کا معنی ہے: ہر وہ ذات جو جاندار تھی مگر اس کی روح اس سے جدا ہو گئی، بے جان چیز وغیرہ۔ نیز موت کا اطلاق کفر، جہالت، زمین کے بنجر و بے آب و گیاہ ہونے، راستے کے بند ہو جانے، گھر کے ویران ہونے اور بخار کے شعلے [illegible] وغیرہ پر بھی [illegible]

"احیاء" حی کی جمع ہے یعنی زندہ جاندار۔ نیز حیات کا اطلاق علم، ایمان اور زمین کے [illegible] پر بھی [illegible] اللہ تعالیٰ کی حیات [illegible] کا [illegible] کمال [illegible] موجود

ہونا ہے اور فناء کا اس کیلئے محال ہوتا ہے۔

"ولکن لا تشعرون" شعور کا معنی ہے: ظاہری حواس سے کسی چیز کا ادراک کرنا جبکہ عقل کے ذریعے ادراک کو علم کہا جاتا ہے۔ لاتشعرون سے عدم شعور لازم آتا ہے عدم علم نہیں۔ بہت سی چیزیں ہیں مثلاً خدا تعالیٰ کی ذات واحکام وشرائع، جنت، دوزخ، فرشتے، عذابِ قبر، قبر کی تاحد نگاہ وسعت، قبر میں جنت کے دروازے کا کھلنا، قبر میں منکر ونکیر دو فرشتوں کا آنا وغیرہ ہمیں ان کا شعور نہیں لیکن قرآن کی اخبار صادقہ کے ذریعے ان امور کا علم ہے۔ اسی طرح حیات شہداء کو اگرچہ ہم حواس ظاہرہ سے ادراک نہیں کرتے لیکن قرآن مجید کی خبر صادق کی بنا پر ہمیں اس کا بھی علم قطعی حاصل ہے۔

موت اور برزخی حیات پر ایک نظر:

انسان کی موت اس کے جسم یا روح کے فنا اور ختم ہو جانے کا نام نہیں بلکہ موت کا معنی یہ ہے کہ انسان کے جسم سے روح کو نکال لیا جاتا ہے۔ اسکے بعد کافر کی روح کو کسی عذاب کی جگہ قید کر دیا جاتا ہے، جبکہ مسلمان کی روح کو کسی پاکیزہ جگہ پر ٹھکانا دے دیا جاتا ہے لیکن وہ زمین و آسمان میں جہاں چاہے سیر کرتی ہے حتیٰ کہ بعض روحیں عرش معلیٰ پر بھی فائز ہوتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول ﷺ نے فرمایا:

"هذا الذي تحرك له العرش وفتحت له ابواب السماء وشهده سبعون الفا من الملائكة".

ترجمہ: "یہ وہ ہیں جن کیلئے عرش میں حرکت پیدا ہوئی اور ان کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور ان پر ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے"

بحوالہ: "مشکوٰۃ المصابیح" کتاب الجنائز، باب عذاب القبر، فصل ثالث، حدیث نمبر 2028۔

لیکن روح جہاں کہیں بھی ہو اس کا تعلق جسم یا اس کے بکھرے ہوئے اجزاء یا ذرات سے رہتا ہے۔ انبیاء عظام، شہداء اسلام، ثواب کی نیت سے اذان پڑھنے والوں اور اولیاء کاملین کے اجسام قبروں میں محفوظ رہتے ہیں۔ جبکہ عام لوگوں کے جسم کے محفوظ رہنے کی کوئی شرعی گارنٹی نہیں بہر حال اگر کسی جسم کو جلا کر یا ٹکڑے ٹکڑے کر کے دریاؤں میں بہا بھی دیا جائے تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ روح کا تعلق جسم یا اس کے اجزاء و ذرات کے ساتھ قائم فرمادے۔

چنانچہ روح کے جسم کے ساتھ تعلق کی وجہ سے میت دفن کر کے واپس جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتی ہے۔ منکر و نکیر اسے بٹھاتے ہیں، سوال کرتے ہیں انہیں جواب دیتی ہے، قبر میں راحت و لذت یا تکلیف وعذاب محسوس کرتی ہے، قبر پر آنے والوں کو پہچانتی ہے اور ان کا کلام و سلام سنتی ہے، جیسا کہ حضور ﷺ نے اہل قبور کو خود بھی سلام فرمایا اور "السلام علیکم یا اہل القبور" کی تعلیم دی اور غزوہ بدر کے موقع پر "قلیب بدر" میں کفار کی لاشوں سے کلام فرمایا اور فرمایا:

"مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے (اے صحابہ!) تم ان سے زیادہ میرے کلام کو نہیں سنتے"۔ (دیکھئے بخاری شریف و مسلم شریف اور دیگر کتب احادیث خصوصاً ابواب اثبات عذاب قبر۔)

بلکہ قرآن مجید میں حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام کا اپنی ہلاک شدہ مردہ قوم سے کلام کرنا ثابت ہے۔ (دیکھئے سورہ اعراف، آیت: 79، 93)

سماع موتیٰ پر اعتراض:

قرآن پاک میں ہے:

"وما انت بمسمع من في القبور".

ترجمہ: "(اے نبی!) تم قبر والوں کو نہیں سنا سکتے"۔

"فانك لا تسمع الموتى ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرين".

marfat.com

ترجمہ: ''آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ہی بہروں کو پکار سنا سکتے ہیں جب وہ پیٹھ دے کر پھریں۔''

حوالہ: ''قرآن مجید'' سورہ فاطر: 22، سورہ روم: 52.

ان آیات سے واضح ہے کہ قبر والے اور مردے نہیں سنتے

جواب: اِن آیتوں میں ''موتی'' اور ''من فی القبور'' سے اگر قبر میں مدفون اموات مراد لئے جائیں اور مفہوم یہ لیا جائے کہ قبر والے اور مُردے نہیں سنتے تو قرآن مجید کی متعدد آیات اور بے شمار صحیح احادیث نبوی جن سے قبر والوں کا سننا، دیکھنا، سرور و لذت یا عذاب محسوس کرنا ثابت ہے، کا باطل ہونا اور پھر اس طرح دلائل شرعیہ میں تضاد لازم آئے گا۔

تو صحیح یہی ہے کہ آیات بالا میں ''موتی'' اور ''من فی القبور'' سے کفار مراد ہیں جو کہ دنیاوی زندگی کے باوجود کفر کی وجہ سے مردہ ہیں اور سماع سے مراد ''سماع اجابت'' ہے یعنی بات کو ماننا اور معنٰی یہ ہے کہ یہ مردے یعنی کفار آپ کی بات نہیں مانتے۔

آیات کے سیاق و سباق سے بھی یہی مفہوم ثابت ہے۔چنانچہ انہی آیات کے بعد ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''ان تسمع الا من یومن بایتنا فھم مسلمون''

''یعنی (اے نبی) آپ اُن کو سناتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ مسلمان ہیں۔''

لہذا ثابت ہوا کہ ''موتی'' اور ''من فی القبور'' سے مراد دل کے مردے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں کفار کو مجازی طور پر بہرے گونگے اور اندھے بھی کہا گیا حالاں کہ وہ بہرے، گونگے اور اندھے نہیں تھے۔

شہداء عظام کی برزخی زندگی

آیت بالا میں شہداء کو مردہ کہنے سے سختی سے روک دیا گیا اور دوسرے مقام پر فرمایا:

''ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاء عندربھم یرزقون.''

ترجمہ: ''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں اور اُن کے بارے میں گمان بھی نہ کرو کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں، انہیں رب کے پاس رزق دیا جاتا ہے۔''

حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 4، سورہ آل عمران آیت: 169.

شہداء کی زندگی سے مراد محض نیک نامی کی زندگی نہیں بلکہ اعلیٰ درجے کی روحانی وجسمانی زندگی ہے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ثواب کی نیت سے اذان پڑھنے والا اُس شہید کی طرح ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہو جب وہ وفات پا جائے گا تو اُس کی قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔''

حوالہ: ''تفسیر مظہری'' جلد: 1، صفحہ نمبر 171.

امام بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں (غزوہ احد سے 40 سال بعد) ایک نالے کی کھدائی کے دوران سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹانگ پر کدال کی ضرب آئی تو جسم سے خون بہنے لگا۔

بحوالہ: ''تفسیر مظہری'' جلد: 1، صفحہ نمبر 171.

شہید غزوۂ احد حضرت عمرو بن جموح اور حضرت عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبریں غزوہ احد سے 46 سال بعد کھل گئیں تو اُن کے اجسام تر و تازہ اور شگفتہ و شاداب پائے گئے جیسا کہ کل دفن کیا گیا ہو۔

حوالہ: ''موطا امام مالک''، ''سنن ترمذی''، ''سنن ابی داؤد''، ''سنن ابن ماجہ'' اور دیگر کتب کثیرہ.

بلکہ موطا امام مالک میں ہے کہ ان میں سے ایک کا ہاتھ زخم پر تھا، جب ہاتھ کو زخم سے ہٹا کر چھوڑا جاتا تو پھر زخم پر آجاتا۔

حوالہ: ''موطا امام مالک'' صفحہ نمبر 482,483.

ولید بن عبد الملک کے دورِ حکومت میں جب حجرۂ

سیدنا امام حسین علیہ السلام کی سیرت طیبہ

درس حدیث: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"وَعَنْ یَعْلٰی بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِّنِیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ."

ترجمہ: "حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت فرمائے جو حسین سے محبت کرے، حسین نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔" (1، 2، 3)

قال ابوعیسیٰ الترمذی ھذا حدیث حسن.
وقال الحاکم فی مستدرکہ ھذا حدیث صحیح الاسناد

امام حسین علیہ السلام کے مختصر سوانح حیات:

آپ کا نام و نسب ہے، حسین ابن علی ابن ابو طالب ابن عبد المطلب ابن ہاشم القرشی الہاشمی ہے۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ (عبد اللہ آپ کے چھوٹے بیٹے حضرت علی اصغر کا نام ہے)، آپ کے القاب سبط رسول، ریحانہ رسول، سید شباب اہل الجنہ وغیرہا ہیں۔ آپ کی والدہ سیدہ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء ہیں۔ آپ 5 شعبان المعظم 4ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

آپکی ولادت اور شہادت کے متعلق پیش گوئی

رسول اللہ ﷺ نے آپ کی ولادت سے پہلے ہی آپ کے بارے میں پیش گوئی فرمادی تھی۔

"مشکوۃ المصابیح" کی کتاب مناقب اہلبیت کی فصل ثالث میں حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا (زوجہ عم رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ

"وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک ناپسندیدہ خواب دیکھا ہے۔ فرمایا: وہ کیا ہے؟ عرض کی وہ بہت ہی ناپسندیدہ ہے۔ فرمایا: وہ کیا ہے؟ عرض کی میں نے دیکھا ہے گویا آپکے جسم کا ایک ٹکڑا آپکے جسم سے جدا ہوا ہے اور میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَأَیتِ خَیْراً تَلِدُ فاطمة ان شاء اللہ غلاما یکون فی حجرک.

ترجمہ: "تو نے اچھا (خواب) دیکھا ہے، فاطمہ

حوالہ 1: "جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسین، حدیث نمبر 3708.

حوالہ 2: "سنن ابن ماجہ" مقدمہ، باب فضل الحسن والحسین ابنی علی بن ابی طالب، حدیث نمبر 141.

حوالہ 3: "مسند امام احمد" مسند الشامیین، حدیث یعلیٰ بن مرہ الثقلی عن النبی ﷺ، حدیث: 16903.

ان شاء اللہ بیٹا جنم دے گی وہ تمہاری گود میں ہو گا۔

پس جیسے آپ ﷺ نے فرمایا ویسے ہی ہوا اور حسین (رضی اللہ عنہ) میری گود میں آئے۔ فرماتی ہیں ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور انہیں (حسین علیہ السلام کو) آپکی گود میں رکھا دیکھا تو آپکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا وجہ ہے؟ فرمایا جبرائیل علیہ السلام ابھی آئے ہیں اور انہوں نے خبر دی ہے کہ

ان امتی ستقتل ابنی هذا.

ترجمہ: بیشک میری امت کے لوگ میرے اس بیٹے کو قتل کر دینگے۔

میں نے کہا اس بیٹے کو۔ تو کہا ہاں اور میرے پاس سرخ رنگ کی مٹی بھی لائے ہیں۔" (4)

قال الحاکم ای ابوعبد الله محمد بن عبد الله النیسابوری فی مستدرکه هذا حدیث صحیح علی شروط الشخین ولم یخرجاه.

محدث ابونعیم نے روایت کیا کہ

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مٹی کو سونگھا اور فرمایا:

ریح کرب وبلاء.

ترجمہ: کرب وبلاء کی بو ہے۔

اور اے ام سلمہ جس روز یہ مٹی خون میں بدل جائیگی تو جان لینا کہ میرا بیٹا قتل کر دیا گیا ہے۔ فرماتی ہیں میں نے اس مٹی کو ایک شیشی میں محفوظ کر لیا۔" (6،5)

اس کے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت علی المرتضٰی حضرت فاطمہ الزہراء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور دیگر سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت اور مقام شہادت کے بارے میں روایات اور پیش گوئیاں کتب معتبرہ میں موجود ہیں۔

لیکن حیرت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اہل بیت میں سے کسی سے اس حادثہ فاجعہ کے ٹل جانے کی دعاء ثابت نہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اور تمام اہل بیت رسول چاہتے تھے کہ امام حسین علیہ السلام اس امتحان عظیم سے گزر کر جہاد اور شہادت فی سبیل اللہ کا حق ادا کر کے مسلمانوں کیلئے روشنی کا اونچا مینارہ ثابت ہوں اور خدا تعالیٰ کے ہاں اعلیٰ و ارفع درجات کے مستحق ٹھہریں۔

امام حسین علیہ السلام کے چند دیگر سوانح:

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حسین کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ! تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا "حرب" فرمایا بلکہ وہ حسین ہیں۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے تینوں نواسوں (حسن، حسین اور محسن) کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔

حوالہ4: "مشکوٰۃ المصابیح" باب مناقب اهلبیت النبی ﷺ ورضی الله عنهم، الفصل الثالث، صفحہ: 572، کراچی۔

حوالہ5: "تهذیب التهذیب" للامام ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی، جز: 2، صفحہ: 300، دار الفکر بیروت

حوالہ6: "تهذیب الکمال" للامام ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن المزی، جز: 6، صفحہ: 409، موسسة الرساله بیروت

نبوی کی دیوار گر گئی تو دوبارہ تعمیر کیلئے کھدائی کی گئی تو قبر مبارک سے ایک ٹانگ ظاہر ہوئی۔ حضرت عروہ بن زبیر نے پہچان کر بتایا کہ یہ حضرت عمر فاروق (شہید مسجد نبوی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹانگ ہے۔

حوالہ: "صحیح بخاری۔" محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ

حافظ ابنِ کثیر دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت 23 ہجری میں ہوئی اور یہ واقع 88ھ کا ہے۔

حوالہ: "تفسیر ابن کثیر": عماد الدین اسماعیل دمشقی۔

بیسویں صدی کا واقع ہے کہ جب دریائے دجلہ حضرت عبد اللہ بن جابر اور دیگر شہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبروں کے نزدیک پہنچ گیا تو حکومتِ عراق نے ان شہداء کو یہاں سے منتقل کر کے حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کے پاس دفن کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ جب ان شہداء کی قبریں کھولی گئی تو 13 صدیاں گزرنے کے باوجود اُن کے اجسام صحیح و سلامت پائے گے۔ ہزاروں لوگوں نے اسلام کا یہ معجزہ اور قرآن کی اس آیت کی صداقت کا اپنی ان آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

الحمد للہ! راقم الحروف نے ان شہدا کی قبروں پر حاضری دی ہے اور قبروں پر یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ رقم ہے۔

شہداء کی زندگی کے بارے میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"ان اللہ تعالیٰ یعطی لارواحھم قوۃ الاجساد فیذھبون من الارض والسماء والجنۃ حیث یشاؤن وینصرون اولیاء ھم ویدمرون اعداء ھم ان شاء اللہ تعالیٰ ومن اجل ذالک لاتاکل الارض اجسادھم ولا اکفانھم."

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اُن کی روحوں کو جسموں کی قوت عطا فرماتے ہیں۔ وہ زمین و آسمان وجنت میں جہاں چاہے جاتے ہیں۔ اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں اور اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں انشاللہ تعالیٰ اور اس وجہ سے زمین ان کے جسموں اور کفنوں کو نہیں کھاتی۔

حوالہ: "تفسیر مظہری" جلد: 1، صفحہ نمبر 170.

قبور میں انبیاء کرام کی زندگی

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قبور میں انبیاء کرام کی زندگی شہداء کی زندگی سے بھی قوی ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء کرام کی وفات کے بعد اُن کی ازواج سے نکاح جائز نہیں جبکہ شہید کی بیوی سے نکاح جائز ہے

حوالہ: "تفسیر مظہری" جلد: 1، صفحہ نمبر 170.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''معراج کی رات میری آمد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ہوئی تو وہ قبر میں نماز ادا کر رہے تھے۔''

حوالہ: "صحیح مسلم" جلد: 2، صفحہ نمبر 268.

امام بزاز نے سند صحیح کیساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''میری ظاہری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے تم مجھ سے (رہنمائی کیلئے) گفتگو کرتے ہو اور میں تم سے گفتگو کرتا ہوں۔ اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے، میں اچھے اعمال پر اللہ کی حمد بیان کروں گا اور برے اعمال پر تمہارے لئے مغفرت کی دعا کروں گا۔''

حوالہ: "مسند البزار" مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، جز: 5، صفحہ: 308، حدیث: 1925.

شہید فقہی:

شہید کی ایک قسم شہید فقہی ہے۔ اس شہید کو غسل کو نہیں دیا جاتا اور نہ ہی کفن پہنایا جاتا ہے بلکہ خون آلود کپڑوں میں دفن کیا جاتا ہے، صرف فالتو کپڑے اُتارے جاتے ہیں۔ شہید فقہی وہ ہے جو مسلمان، عاقل،

marfat.com

بالغ، طاہر ہو پھر ظلماً آلہ جارحہ سے مارا جائے۔ یا میدانِ جنگ میں مقتول پایا جائے اور زخمی ہونے کے بعد فائدہ (مثلا وصیت، نماز، علاج وغیرہ) نہ اٹھا سکے۔

شہید حقیقی و حکمی:

جو مسلمان بھی اللہ کے راستے میں قتل کر دیا جائے وہ حقیقی شہید ہے۔ چاہے فقہی ہو یا غیر فقہی۔ لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت پر یہ احسان کیا ہے کہ شہادت حقیقی کے بغیر بھی بہت سے حضرات کو شہید قرار دیا ہے یعنی ان لوگوں کو اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے بغیر آخرت میں درجہ شہادت ملے گا۔

حکمی شہداء کی احادیث کے مطابق فہرست

۱۔ طاعون میں مرنے والا ۲۔ پیٹ کی بیماری میں مرنے والا ۳۔ ڈوبنے والا ۴۔ دب کر مرنے والا ۵۔ نمونیہ میں مرنے والا ۶۔ جل کر مرنے والا ۷۔ درد زہ میں مبتلا ہو کر مرنے والی حاملہ ۸۔ اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانے والا ۹۔ اپنی جان کی حفاظت میں مارا جانے والا ۱۰۔ اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانے والا

۱۱۔ دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانے والا ۱۲۔ سواری سے گر کر مرنے والا ۱۳۔ اللہ کے راستہ میں مرنے والا مثلاً علم دین کی طلب میں جانے والا، نماز کو جانے والا، حج کو جانے والا، غرض ہر نیک کام کیلئے جانے والا اس دوران اگر مر جائے ۱۴۔ پہاڑ سے گر کر مرنے والا ۱۵۔ جس کو درندے کھا جائیں ۱۶۔ نفاس میں مرنے والی عورت ۱۷۔ اپنے لیے رزق حلال کی طلب کے دوران مرنے والا ۱۸۔ اپنے اہل و عیال کے لیے رزق حلال کی طلب کے دوران مرنے والا ۱۹۔ کسی مصیبت یا حادثہ میں مرنے والا ۲۰۔ صدق دل سے شہادت کی دعا کرنے والا

۲۱۔ پھیپھڑوں کی بیماری مثلاً: دمہ، کھانسی یا تپ دق میں مرنے والا ۲۲۔ سفر میں مرنے والا ۲۳۔ جو شخص ایک دن میں پچیس بار یہ دعا کرے ''اللھم بارک لی فی الموت و فیما بعد الموت'' ۲۴۔ نیزہ کی ضرب سے مرنے والا ۲۵۔ جو عاشق پاک دامن رہا ۲۶۔ بخار میں مرنے والا ۲۷۔ سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مرنے والا ۲۸۔ گڑھے میں گر کر مرنے والا ۲۹۔ ظلماً قتل کیا جانے والا ۳۰۔ اپنے حق کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانے والا

۳۱۔ اللہ کی راہ میں بستر پر فوت ہونے والا ۳۲۔ جس کو سانپ یا بچھو ڈس لے ۳۳۔ جو اچھو سے مر جائے ۳۴۔ پڑوسی کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے ۳۵۔ جو چھت سے گرے اور ٹانگ یا گردن ٹوٹنے کی وجہ سے مر جائے ۳۶۔ جو پتھر گرنے سے مر جائے ۳۷۔ جو عورت اپنے خاوند پر غیرت کرتی ہوئی مر جائے ۳۸۔ نیکی کا حکم دیتے ہوئے اور برائی سے روکتے ہوئے مر جائے ۳۹۔ اپنے بھائی کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے ۴۰۔ جو شخص اللہ کی راہ میں سواری سے گر جانے سے مر جائے

۴۱۔ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر روزانہ سو بار درود شریف پڑھے ۴۲۔ صبح و شام سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھنے والا شہید ہے ۴۳۔ چاشت کی نماز پڑھنے والا ۴۴۔ ہر ماہ تین روزے رکھنے والا ۴۵۔ وتر فوت نہ کرنے والا ۴۶۔ دائماً باوضو رہنے والا شہید ہے ۴۷۔ بیت المقدس کا خادم شہید ہے ۴۸۔ زکام یا کھانسی میں مرنے والا شہید ہے ۴۹۔ غلبہ بدعت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا شہید ہے ۵۰۔ ہر کامل مومن

۵۱۔ جس کے اوپر دیوار گر جائے ۵۲۔ عورت بچہ جننے کے باعث مر جائے ۵۳۔ جو عورت کنوارے پن میں مر جائے ۵۴۔ ہر رات میں سورۂ یٰسین پڑھنے والا ۵۵۔ جسے کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو ۵۶۔ جسے بادشاہ نے ظلماً قید کیا یا مارا اور وہ مر گیا ۵۷۔ جو مؤذن طلب ثواب کیلئے آذان کہتا ہو ۵۸۔ راست گو تاجر ۵۹۔ مرگی سے مرنے والا۔

marfat.com

دھمکی دی گئی لیکن پھر بھی آپ اپنے موقف پر ڈٹے رہے چنانچہ 10 محرم الحرام 61ھ کو یزیدی افواج نے جنگ چھیڑ دی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھیوں بھائیوں بھتیجوں بھانجوں آپ کے پیارے بیٹوں حضرت علی اکبر اور علی اصغر کو ایک ایک کر کے شہید کر دیا گیا اور پھر بالآخر آپ خود بھی درجنوں شدید زخم کھانے کے بعد شہید کر دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

لیکن آپ اپنے شرعی موقف پر ڈٹے رہے۔

امام حسین علیہ السلام کے مختصر سوانح کے بعد اب ہم حدیث بالا کے تحت چند فوائد کا ذکر کرتے ہیں۔

حسین منی وانا من حسین

حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔

شرح مشکوۃ حضرت علامہ علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ مرقاہ شرح مشکوہ میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"گویا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نورِ وحی کے ذریعے ان حالات کو جان لیا تھا جو امام حسین علیہ السلام اور لوگوں کے درمیان پیدا ہونے والے تھے تو آپ ﷺ نے آپ کا خصوصی ذکر کر کے واضح فرمادیا کہ وہ دونوں (حضور نبی اکرم ﷺ اور امام حسین رضی اللہ عنہ) محبت کے واجب ہونے اور ان دونوں سے لڑائی اور ان کی بے ادبی کے حرام ہونے میں ایک شئی کی طرح ہیں پھر اس بات کو احب اللہ من احب حسیناً (اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرے) فرما کر اور زیادہ مضبوط فرمایا کہ حسین کی محبت رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت اللہ کی محبت ہے۔

حسین سبط من الاسباط

سِبطٌ (سین کی زیر اور باء کی زبر کے ساتھ) کا معنی نواسہ ہے اور سَبَطٌ (سین کی زبر کے ساتھ) کا معنیٰ شاخ یا قبیلہ کے ہیں۔ جس کا معنیٰ یہ ہے حسین علیہ السلام کی نسل سے خلق کثیر پیدا ہو گی۔

اس حدیث مبارک میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی محبت کو مسلمانوں پر فرض فرمادیا ہے لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ نواسہ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام سے پر خلوص محبت کا مظاہرہ کریں اور اس سلسلہ میں خالی محبت کے جھوٹے نعرے بلند کرنے کی بجائے آپکی شاندار سیرت کو اپنا کر آپکی روح کو خوش کریں اور خود بھی سعادت دارین سے بہرہ ور ہوں

آپ کی سیرت کے چند مبارک گوشے

1۔ آپ کی سیرت کا سب سے روشن و درخشاں پہلو یہ ہے کہ آپ نے یزید جیسے فاسق و فاجر ظالم حکمران کی حمایت نہیں فرمائی اور اس سلسلہ میں نہ صرف بڑی بڑی پیش کشوں کو ٹھکرا دیا۔ بلکہ ہجرت وطن سے لے کر مال و اولاد، احباب اقرباء حتیٰ کہ جان کی قربانی سے بھی دریغ نہیں فرمایا۔ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے کیا خوب فرمایا:

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سرداد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

آپ کا یزید سے کوئی ذاتی اختلاف نہ تھا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

''سر الشہادتین''میں فرماتے ہیں:

''فَامْتَنَعَ الْحُسَيْنُ مِنْ بَيْعَةِ يَزِيْدَ لِاَنَّهُ كَانَ فَاسِقًا مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ ظَالِمًا.''

ترجمہ: ''پس امام حسین یزید کی بیعت و حمایت سے رک گئے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ فاسق و فاجر، شرابی اور ظالم تھا۔''

مشہور مفسر محدث اور مؤرخ حافظ ابن کثیر دمشقی اپنی تصنیف ''البدایہ والنہایہ'' جلد:8میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: ''یزید کے متعلق یہ باتیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ وہ سازوراگ کا دلدادہ، شرابی، ناچ، گانے کا شیدائی، خوبرولڑکوں اور نوعمر حسین و جمیل گانے والی لونڈیوں کا شوقین تھا..... اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ہر صبح شراب کے نشہ میں مدہوش اٹھتا تھا۔''

جبکہ اسلام میں ایسا شخص مسلمانوں کی امامت وحکومت کا اہل نہیں ہوتا۔

چنانچہ قرآن پاک میں سورۃ شعراء کی آیت 181 میں ہے:

''وَلَا تُطِيْعُوا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ.''

ترجمہ: اور تم گناہ کرنے والوں کے حکم کی اطاعت نہ کرو۔ جو کہ زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔''

اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ فاسق و ظالم کو امیر و حکمران نہ بناؤ۔

حدیث پاک میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''لَا طَاعَةَ لِمَنْ يَعْصِي اللّٰهَ.''

ترجمہ: ''ایسے شخص کی اطاعت نہیں جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہو۔''

امام حسین رضی اللہ عنہ کیلئے کیسے ممکن تھا کہ ایسے خبیث ولعین کی بیعت کرتے۔ آپ نے ظالم و جابر، فاسق و فاجر حکمران کا نہ صرف ڈٹ کر مقابلہ کیا بلکہ اپنا سب کچھ لٹادیا اور قیامت تک کے مسلمانوں کو درس دیا کہ امارت و حکومت صرف صالح لوگوں کا حق ہے۔ فاسق وفاجر، ظالم و جابر مسلمانوں کا حاکم نہیں ہوسکتا۔

نیز آپ نے مسلمانوں کو یہ درس دیا کہ ایک مسلمان کی شان کے لائق نہیں کہ وہ اسلام کے اصولوں پر سودے بازی کرے...... مسلمان جان ومال واولاد اور عزت وآبرو تو قربان کرسکتا ہے لیکن اسلام کے اصولوں پر سودے بازی نہیں کرسکتا......

آج اگر ہم محبت حسین کا دعویٰ کرکے فاسقوں، فاجروں اور ظالموں کو ووٹ دے کر حکومت کیلئے منتخب کریں تو اس سے بڑھ کر امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ منافقت اور کیا ہو گی...... امام حسین رضی اللہ عنہ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ غلامان حسین یزیدان وقت کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور کسی فاسق و فاجر کو ووٹ دے کر اسے حکومت کیلئے منتخب نہ کریں......

2۔ آپ کی سیرت کا ایک اور روشن ترین پہلو صبر واستقامت ہے کہ آپ پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹے...... میدان کربلا میں آپ کے ساتھی، بھتیجے، بھانجے اور بیٹے خاک وخون میں غلطاں تھے...... خیموں میں بیٹیاں، بہنیں اور بیویاں اپنے بعد بے سہارا نظر آرہی تھیں...... ان نہایت خوفناک حالات میں یزیدی افواج آپ کو بار بار پیش کش کررہی تھیں کہ آپ اگر اب بھی یزید کی بیعت کرلیں تو آپ کو قتل نہیں کیا جائیگا...... لیکن آپ استقامت کا پہاڑ

marfat.com

آپ ﷺ نے خود کان میں اذان پڑھی۔ تحنیک فرمائی (یعنی کھجور چبا کر لعاب میں مکس کرکے کھلائی)، عقیقہ فرمایا، بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسین علیہ السلام سے بے حد پیار تھا۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ ﷺ سیاہ رنگ کی بالوں سے بنی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ حسن آئے تو انہیں چادر میں داخل فرمالیا پھر حسین آئے تو انہیں چادر میں داخل فرمالیا پھر فاطمہ آئیں تو انہیں چادر میں داخل فرمالیا پھر علی آئے تو انہیں چادر میں داخل فرمایا پھر فرمایا:

''انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھرا.'' (7)

ترجمہ: ''اللہ یہی ارادہ فرماتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور رکھے اے اہلبیت اور تم کو خوب پاک فرمائے۔''

اس حدیث مبارک سے پنجتن پاک کی اصطلاح بنی

ہجرت کے 9ویں سال جب نجران کے عیسائیوں کو آپ ﷺ نے اسلام کی دعوت دی جب آپ نے دلائل سے اتمام حجت فرمائی تو آپ نے انہیں مباہلہ (ایک دوسرے پر لعنت بھیجنے) کا چیلنج کیا۔ اس موقع پر جب حضور ﷺ مباہلہ کیلئے تشریف لائے تو حضرت حسین علیہ السلام کو آپ اٹھائے ہوئے تھے۔ حضرت حسن علیہ السلام دائیں جانب اور حضرت علی و حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما آپ کے پیچھے۔ اس موقع پر عیسائیوں کے سب سے بڑے پادری (اسقف) نے کہا:

''یامعشر النصاری لاتبتھلوا فانی اری وجوھا لو سلوا اللہ ان یزیل جبلا عن مکانہ لازالہ.''

ترجمہ: ''اے عیسائیوں کی جماعت ہر گز مباہلہ نہ کرنا میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر وہ اللہ سے سوال کریں کہ وہ پہاڑوں کو جڑ سے اکھاڑ دے تو اللہ تعالیٰ پہاڑوں کو جڑوں سے اکھاڑ دے گا۔''

پھر کہا اگر تم نے آج مباہلہ کرلیا تو تمہارا نام ونشان مٹ جائیگا اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی عیسائی نظر نہیں آئے گا۔ اسکے بعد عیسائیوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کردیا اور جزیہ دینے پر صلح کرلی۔ (8)

ان روایات سے شہزادہ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام کی عظمت شان روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

اسی طرح خلفاء ثلثہ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں شہزادہ رسول حضرت حسین علیہ السلام سے بے پناہ محبت فرمائی۔ فتح ایران کے بعد جب بے پناہ خزانے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آئے تو آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ 2 دو ہزار درہم مقرر فرمایا اور نواسہ رسول حضرت حسین علیہ السلام کا وظیفہ پانچ ہزار درہم مقرر فرمایا اور شاہ ایران یزد جرد کی بیٹی حضرت شہر بانو کو امام حسین علیہ السلام کے نکاح میں دیا۔ جب خلیفہ اسلام حضرت عثمان غنی رضی اللہ علیہ کے

حوالہ 7: ''قرآن مجید'' پارہ: 23، سورہ احزاب، آیت: 33.

حوالہ 8: ''کتب تفاسیر'' زیر آیت نمبر 61، سورہ آل عمران، پارہ نمبر 3.

marfat.com

مخالفین نے آپ کے گھر کا محاصرہ کرلیا تو حضرت امام حسین و امام حسن رضی اللہ عنہما دونوں شہزادوں نے ننگی تلواریں پکڑ کر آپ کے دروازے پر پہرہ دیا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی سیرت طیبہ:

آپ انتہائی خوبصورت تھے۔ بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی شخص حضرت حسن سے بڑھ کر نبی ﷺ سے مشابہ نہ تھا اور فرمایا حضرت حسین بھی رسول اللہ ﷺ سے بہت مشابہ تھے۔(9)

جامع ترمذی میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن سینہ سے سر تک اور حسین سینہ سے قدم تک رسول اللہ ﷺ سے بہت مشابہ تھے۔ (10)

امام احمد رضا بریلوی نے کیا خوب فرمایا ۔

اس نور کی جلوہ گاہ تھی ذات حسنین
آدھے سے حسن بنے آدھے سے حسین

نبی ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ وسیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہما کی بے مثال تربیت کے نتیجے میں امام حسین علیہ السلام انتہائی پاکباز، متقی، پرہیز گار، شب بیدار، روزوں کی کثرت کرنے والے، بے حد صدقہ و خیرات کرنے والے، انتہائی بہادر، غیور، صاحب استقامت، حق گو، نیکی کے کاموں میں بڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔

آپ کی شہادت:

رجب 60ھ میں صحابی رسول کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وصال فرماگئے۔ ان کے بعد ان کا بیٹا یزید بن معاویہ تحت نشین ہوا تو گورنر مدینہ ولید بن عقبہ نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے یزید کی بیعت (یعنی یزید کی حکومت کی تائید کرنے) کا مطالبہ کیا تو آپ نے یزید کے فسق و فجور کی بنیاد پر اس کی بیعت کرنے سے صاف صاف انکار فرمادیا۔

اس کے بعد آپ 4 شعبان 60ھ کو مکہ مکرمہ چلے گئے۔ اسی اثناء میں کوفہ کے لوگوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو کوفہ آنے (اور وہاں خلافت راشدہ کی بنیاد رکھنے) کی دعوت دی۔ آپ نے اپنے چچازاد بھائی مسلم ابن عقیل کو اپنا نمائندہ بنا کر کوفہ بھیجا۔ اہل کوفہ نے ابتداء میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی لیکن بعد میں یزیدی گورنر عبید اللہ ابن زیاد کے ڈرانے دھمکانے کے بعد آپ کا ساتھ چھوڑدیا اور امام مسلم اور آپ کے دونوں بیٹوں محمد وابراہیم کو بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کردیا۔

ایک روایت کے مطابق یہ 3 ذوالحج 60ھ کا دن تھا اسی روز امام حسین علیہ السلام اپنے خاندان اور دیگر ساتھیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے کوفہ روانہ ہوئے۔ راستے میں حضرت مسلم ابن عقیل رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی آپکو کوفہ میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ آپنے راستہ تبدیل کیا طف (کربلا) کے مقام پر پہنچے یہ محرم الحرام 61ھ کی تین تاریخ تھی۔ یزیدی افواج نے جنگی کمان عمرو ابن سعد کر رہا تھا، آپکو گھیرے میں لے لیا اور آپسے یزید کی بیعت کا مطالبہ کیا جسے آپنے مسترد کردیا۔

7 محرم الحرام کو اہل بیت کے لیے پانی بند کردیا گیا اور امام حسین علیہ السلام کو سخت ترین جنگی کارروائی کی

حوالہ09: "مشکوٰۃ المصابیح" باب مناقب اہلبیت النبی ﷺ ورضی اللہ عنہم، الفصل الاول، صفحہ: 569، کراچی۔

حوالہ10: "مشکوٰۃ المصابیح" باب مناقب اہلبیت النبی ﷺ ورضی اللہ عنہم، الفصل الثانی، صفحہ: 571، کراچی

marfat.com

بن کر اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے......

3۔ آپ صبر کا مجسمہ بنے رہے اور اپنے اہل بیت کو بھی صبر کی تلقین کرتے رہے شیعہ مذہب کی معتبر کتاب ''اِعْلَامُ الْوَرٰی بِاَعْلَامِ الْھُدٰی'' میں ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ سے فرمایا اے میری بہن! اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا ہر شئی فانی ہے۔ میرے باپ مجھ سے بہتر تھے۔ جن کی شہادت پر تم نے صبر کیا تھا۔ بیشک میرے لیے اور ہر مسلمان کیلئے رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں۔ پھر فرمایا: اے میری بہن! میں تجھے قسم دیتا ہوں میری قسم کو پورا کرنا:

''لَا تَشُقِّیْ عَلَیَّ جَیْبًا''

ترجمہ: ''مجھ پر اپنا گریبان چاک نہ کرنا۔''

''وَلَا تَخْمِشِیْ عَلَیَّ وَجْھًا''

ترجمہ: ''اور مجھ پر اپنے چہرے کو ہرگز نہ نوچنا''

''وَلَا تَدْعِیْ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ...اِذَا اَنَا ھَلَکْتُ''

ترجمہ: ''اور ہائے افسوس اور ہائے ہلاکت کے الفاظ سے بین نہ کرنا... جب میں جام شہادت نوش کر جاؤں۔''

اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ ماتم و نوحہ کے سخت خلاف تھے۔ آج کوئی شخص اگر محبت حسین رضی اللہ عنہ کا دعویٰ بھی کرتا ہے اور ماتم و نوحہ جیسے کام جنہیں امام ناپسند کرتے تھے کا ارتکاب بھی کرتا ہے تو وہ یقیناً دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔ امام حسین امام الصابرین تھے۔ لہٰذا آپکے محبین کو بھی صبر واستقامت کا پیکر بننا چاہئے

4۔ آپ نے میدان کربلا میں ایسے حالات میں جبکہ آپکے تمام ساتھی اور رشتہ دار شہید ہو چکے تھے اور آپکا اپنا جسم تیروں سے چھلنی ہو چکا تھا۔ نماز کو ترک نہیں کیا اس میں بھی امت کیلئے درس تھا کہ نماز بڑا قیمتی متاع ہے۔ ایسے خوفناک حالات میں بھی نماز کا ترک کرنا جائز نہیں۔ آج جو لوگ محبت حسین کا دعویٰ کرکے نماز کے قریب نہیں جاتے۔ یقین کرلینا چاہئے کہ وہ دعویٰ محبت میں منافق ہے۔ امام صادق کا جو محبّ صادق ہو گا وہ نماز میں کوتاہی نہیں کریگا۔

5۔ آپ نے یزید کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اس سلسلہ میں کسی خطرہ کی پرواہ نہیں کی۔ لیکن قبل اس کے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے تینوں خلفائے رسول حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے مقابلہ نہیں کیا۔ بلکہ اپنے بیٹوں کے نام خلفاء کے نام پر رکھے اور ان سے مکمل تعاون کیا۔ ان سے بیعت کی ان کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں۔

تو یہ باتیں اس امر کی روشن دلیل ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے نزدیک تینوں خلفاء کرام کی خلافتیں درست تھیں ورنہ آجکل کے شیعوں کے بقول اگر یہ خلفاء خلافت کے لائق نہ ہوتے اور ان کا ایمان درست نہ ہوتا تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے والد شیر خدا ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے۔ اور شیعہ حضرات کا یہ کہنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تقیہ کیا اور خلفاء ثلثہ سے ڈرتے ہوئے ان سے تعاون کرتے تھے یہ بالکل جھوٹ ہے اور شیر خدا کی توہین ہے۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے یزید کا مقابلہ کرسکتے ہیں تو شیر خدا علی مرتضیٰ بھی حضرت ابو بکر و حضرت عمر و حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم کا مقابلہ کرسکتے تھے۔ لیکن انہوں نے مقابلہ نہیں کیا بلکہ مکمل تعاون کیا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ، حضرت امام حسن اور

حضرت امام حسین کے نزدیک تینوں خلفائے رسول کی خلافت و حکومت درست تھی۔ اور جو شخص حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان سے دشمنی رکھتا ہے وہ نہ صرف ان کا دشمن ہے بلکہ وہ اہلبیت رسول کا بھی دشمن ہے۔ کیونکہ اہل بیت انکی خلافت سے مکمل طور پر متفق تھے۔

6۔ خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مسلمانوں میں شدید اختلاف پیدا ہو گیا۔ خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں صحابی رسول حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے شام و مصر میں الگ خلافت قائم کرلی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں بھائیوں نے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح واتحاد کی خاطر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرلی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے امت کو ایک امیر کی امارت پر متحد فرمادیا۔ اور اس طرح رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ جس میں آپ ﷺ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

''میرا یہ بیٹا سردار ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائیگا۔''

(حوالہ: ''بخاری شریف'' کتاب المناقب، حدیث نمبر 3463 .)

لیکن دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی محبت کا نعرہ لگا کر صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں تبرا بازی کرتے ہیں۔ حالانکہ اولاد حضرت علی المرتضیٰ حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرلی تھی لہٰذا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے محبین صحابی رسول حضرت امیر معاویہ کا ادب واحترام کریں اور جس شخصیت کی حکومت وامارت پر حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما سمیت تمام اہل بیت اور تمام صحابہ کرام اور دنیا بھر کے تمام مسلمان 20 سال تک متحد رہے ہیں، انکی شان اقدس میں تبرا بازی کر کے جہنم کا ایندھن نہ بنیں۔

7۔ واقعہ کربلا کے بعد مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے مسلمانوں نے بھی یزید خبیث کے خلاف علم جہاد بلند کیا بلکہ اہل مدینہ نے ایک کمیشن دمشق بھیجا جس نے یزید کے فسق وفجور کی رپورٹ دی لیکن حیرت ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے جنتی نوجوانوں کے سردار ہونے جیسی صریح احادیث اور یزید پلید کے فاسق وفاجر ہونے پر آئمہ اربعہ کے اجماع کے باوجود نجدی اور دیوبندی فکر کے لوگوں نے اپنی کتب رشید ابن رشید، تبصرہ محمودی اور تحقیق مزید وغیرہا میں یزید خبیث کو امام برحق قرار دے کر نواسہ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام کو باغی، فتنہ پرور، فسادی اور واجب القتل قرار دے کر اپنے ایمان کا جنازہ نکال دیا ہے اور حیرت ہے کہ بہت سے اکابر دیوبندی علماء نے رشید ابن رشید پر تقریظیں لکھی ہیں جو کہ اس میں چھپ چکی ہیں۔

حدیث بالا کی رو سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی محبت مسلمانوں پر لازم کردی گئی ہے جسکا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان حضرت امام حسین علیہ السلام کے یزید کے خلاف اقدام کو جہادی اور ایمانی اقدام قرار دیں اور یزید پلید کے مقابلہ میں سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے غلاموں میں شامل رہیں تاکہ سعادات دارین سے بہرہ ور ہوسکیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین!!!

قرآن وسنت کی روشنی میں مدلل جوابات پر مشتمل

دار الافتاء اہلسنت

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ پیر عثمان افضل قادری ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سہ کھانے کا شرعی حکم

سوال:

سیہ کھانے کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:

اللہ رب العالمین قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

"ویحرم علیھم الخبائث." (1)

ترجمہ: "اور وہ (یعنی رسول اللہ ﷺ) ان کیلئے گندی چیزیں حرام فرماتے ہیں۔"

جبکہ صحیح وثقہ راویوں کیساتھ مسند احمد اور معجم کبیر ودیگر کتب میں حدیث مبارک ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیہ کو شیطان سے تعبیر فرمایا ہے۔(2)

اور صحاح ستہ میں سے سنن ابو داؤد اور دیگر کتب حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے یہ الفاظ آتے ہیں کہ

"أن رسول اللہ ﷺ قال عن القنفذ خبیث من الخبائث." (3)

ترجمہ: "بیشک رسول اللہ ﷺ نے سیہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ خبائث میں سے ایک خبیث چیز ہے۔"

لہذا ان دلائل ودیگر براہین کی وجہ سے امام اعظم ابو حنیفہ، امام احمد بن حنبل ودیگر آئمہ اسلام (رحمہم اللہ) نے اسے ممنوع وحرام اشیاء میں سے شمار کیا ہے۔

علاوہ ازیں

☆امام ابن شیبہ نے "المصنف" میں، ☆امام ابو بکر بن علی الرازی الجصاص نے "احکام القرآن" میں، ☆امام سرخسی حنفی نے "المبسوط" میں، ☆امام ابن قدامہ حنبلی نے "المغنی" میں، ☆محقق الحلی امامی نے "شرائع الاسلام فی مسائل الحلال والحرام میں، ☆احمد بن یحیی بن المرتضی زیدی نے "بحر الزخار" میں، ☆امام زین الدین نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے "البحر الرائق شرح کنز الدقائق" میں، ☆اکابر علماء برصغیر نے "فتاویٰ ہندیہ عالمگیری" میں، ☆اور دیگر بے شمار اہل علم نے اس کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔ نیز قبر کے اندر سے انسانی مردے کھانے والے اس جانور کے متعلق آتا ہے کہ اگر کوئی اسے برتن میں پکائیگا تو وہ برتن بھی سخت بدبودار ہو جائیگا۔

حوالہ 1: "قرآن مجید" پارہ نمبر 9، سورہ اعراف، آیت نمبر 157۔

حوالہ 2: "معجم کبیر طبرانی" جز نمبر 19، صفحہ نمبر 5۔

حوالہ 3: "سنن ابو داؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی اکل حشرات الارض، جز 2، صفحہ 382، حدیث 3799۔

marfat.com

طلاق کے متعلق ایک اہم مسئلہ!

سوال:

مرد نے اپنی زوجہ کو بایں الفاظ طلاق بھیجی کہ ''میں فلاں بنت فلاں کو طلاق دیتا ہوں'' اور اس مرد نے ان الفاظ سے دو طلاقوں مراد لیں۔ جبکہ وقوع طلاق کے الفاظ میں دو دفعہ کا ذکر نہیں۔ نوٹ: عدت گزر چکی ہے۔

جواب:

صورت مسئولہ اگر حق ہے اور کوئی متعلقہ چیز چھپائی نہیں گئی تو اندریں صورت ایک صریح طلاق واقع ہوئی ہے۔ چنانچہ فقہ اسلامی کی عظیم کتاب ''القدوری'' اور کنز الدقائق'' و دیگر کتب میں ہے کہ

"قوله انت طالق ومطلقة وطلقتک فهذا يقع به الطلاق الرجعي ولايقع بی الا واحدة وان نویٰ اکثر من ذالک." (4، 5)

تو چونکہ اب ایک طلاق واقع ہو چکی ہے اور اسکی عدت بھی گزر چکی ہے لہذا اب شرعی حکم یہ ہے کہ خاتون جس مرد سے چاہے شادی کر سکتی ہے اور اگر شوہر اول اور مطلقہ خاتون واپسی پر باہم رضامند ہوں تو وہ کسی بھی وقت دوبارہ نئے سرے سے نکاح پڑھوانے کے بعد پہلے کی طرح دوبارہ شریک حیات بن سکتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

"الطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ" (6)

یاد رہے کہ بالا صورت میں طلاق دینے والے کے پاس 2 طلاق کا حق باقی ہوگا کیونکہ 3 میں سے 1 نکال لیں تو باقی دو ہے۔

غیر مسلم شوہر مسلمان ہو گیا اب بیوی کیلئے کیا حکم ہے!

سوال:

غیر مسلم شوہر نے اسلام قبول کیا ہے اب اسکی عورت کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب:

مرد اسلام قبول کرنے کے بعد چند افراد کو اس خاتون کے پاس بھیجے اور وہ لوگ اسے اسلام کی دعوت دیں۔ اب اگر وہ اسلام قبول کر لیتی ہے تو درست بصورت دیگر وہ جیسے ہی انکار کرے گی اسی وقت انکا تعلق منقطع تصور کیا جائیگا اور یہ انقطاع طلاق بائن کے حکم میں ہوگا۔

نوٹ:

بصورت نابالغ اولاد انکے اخراجات والد کے ذمہ ہیں،

تقسیم وراثت کے متعلق ایک سوال کا جواب

سوال:

ہم نے ایک پلاٹ اپنی بہو کے نام اسکی شادی کے موقع پر کر دیا اور اسکے نکاح نامے میں اس کا اندراج بھی کر دیا۔ بعد میں وہ زمین بیچ کر ہمارے ایک مکان پر لگا دی گئی۔ اب اس مکان کی وراثت کیسے تقسیم ہوگی۔ جبکہ زمین کی قیمت واپس کرنے کا وعدہ اپنی بہو سے کیا گیا تھا۔

جواب:

جو جائیداد چھوڑی جائے اسے شرعا ''ترکہ'' کہتے ہیں۔ اس میں سے سب سے پہلے میت کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا جاتا ہے۔ پھر اگر ان پر قرض ہو تو وہ ادا کیا جاتا ہے۔ تیسرے نمبر پر وصیت اگر ہو تو وہ تہائی حصہ میں سے پورا کی جاتی ہے۔ اور جو باقی بچے وہ مال وراثت ہے اسے ورثا میں شرعی قاعدے کے مطابق تقسیم کیا جائیگا۔

اب بہو کی زمین واپس کرنا ضروری کیونکہ وہ قرض کے طور پر لی گئی تھی اور پھر بعد ازاں مال وراثت تقسیم ہوگا۔

22

حوالہ 4: "المختصر للقدوری" کتاب الطلاق، صفحہ نمبر 193.

حوالہ 5: "کنز الدقائق" کتاب الطلاق، با الطلاق الصریح. صفحہ نمبر 138.

حوالہ 6: "قرآن مجید" پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 229.

حوالہ 7: "السراجی فی المیراث" الحقوق المتعلقة بترکة المیت اربعة، صفحہ نمبر 3، طبع ملتان.

marfat.com

خلیفہ ثانی، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) اپنے افکار کے آئینے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعدل الاصحاب، مزین منبر و محراب، خلیفہ ثانی، مراد مصطفیٰ، قدیم الاسلام، کامران مقام، فارق حق و باطل، امام الھدیٰ، امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین، پیکر شجاعت، جبل استقامت، عاشق زارِ رسول اکرم، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں، جنہیں حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہِ خداوندی سے مانگ کر لیا تھا۔

قدرت نے آپکو بانی اسلام کی تائید و نصرت اور دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کیلئے چن رکھا تھا۔ آپ اعلان نبوت کے چھٹے سال 27 برس کی عمر میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

آپ کے اسلام لانے پر صرف اہل زمین ہی نہیں، اہل آسمان نے بھی خوشی کے شادیانے بجائے...... حضرت جبرئیل امین نے اہل آسمان کی طرف سے بارگاہِ رسالت میں مبارکباد پیش کی...... حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام فتح مبین...... آپ کی ہجرت نصرت خداوندی......اور آپ کی خلافت رحمت ایزدی تھی......

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انکا شجرہ نسب 9ویں پشت میں جناب کعب بن لوی پر حضور اکرم ﷺ کے شجرہ نصب سے مل جاتا ہے۔

آپ کا خاندان سارے عرب میں شرافت ونجابت اور عزت وعظمت کے اعتبار سے اہم اور خاص مقام ومرتبہ کا حامل تھا۔ قبیلہ قریش کی سفارت آپ ہی کے سپرد تھی۔ نزاعی امور میں آپ کا فیصلہ حرف آخر تسلیم کیا جاتا تھا۔ جسمانی وجاہت اور بلند وبالا قامت کی وجہ سے عرب کی ممتاز اور قدآور شخصیتوں میں نمایاں نظر آتے تھے۔ دنیا آپ کی جسمانی طاقت اور منہ زوری کا لوہا مانتی تھی۔ شہسوار میدان خطابت ہونے کے علاوہ شناور بحر فصاحت وبلاغت بھی تھے۔ صرف دورِ جاہلیت ہی میں نہیں، اسلامی تاریخ میں بھی آپ کو زریں باب کی حیثیت حاصل ہے۔

آپ اُن دس صحابہ کرام میں دوسرے نمبر پر ہیں، جنہیں انکی زیست میں ہی ان کے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی بشارت دے دی تھی۔

آپ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپ کا دورِ خلافت دین کی نشر واشاعت، اسلامی حکومت کی وسعت، عدل وانصاف کی فراوانی، عوام کی خوشحالی اور اسلامی علوم وفنون کی ترقی وترویج کا دور تھا۔ باطل قوتیں آپ کے نام سے لرزہ براندام تھیں۔ جو دیکھتا وہ آپ کے رعب ودبدبہ اور جلال سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا، حتیٰ کہ آپ کو دیکھ کر شیطان بھی اپنا راستہ بدل لیتا تھا۔

قرآن مجید کی متعدد آیات مبارکہ آپ کی رائے کی تائید میں نازل ہوئیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو خلیفہ منتخب فرمایا۔ 26 ذی الحجہ 23ھ کو مجوسی غلام ابولولو فیروز نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا اور یکم محرم 24ھ کو آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ اور چار دن ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا۔

فاروقی افکار و نظریات

دورِ حاضر تشتت وافتراق کا دور ہے۔ اِس دور میں جہاں مالی، معاشی اور معاشرتی مشکلات ومصائب کی کثرت ہے وہاں ذہنی، ایمانی اور اسلامی بحران بھی عروج پر ہے۔ مذہب کے نام پہ عوام الناس کے ایمانوں کے ساتھ ناروا کھیل کھیلا جاتا ہے۔ ہر فرقہ اپنے خود

marfat.com

ساختہ عقائد و نظریات اور افکار و تخیلات کو اصل دین باور کرا کے اہلسنت وجماعت کے مبنی بر حقائق عقائد واعمال کو "حرف غلط" کی طرح متعارف کرارہا ہے۔ تاہم اِس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے افکار واعمال شرک وبدعت کی آمیزش سے قطعاً پاک ہیں۔ عقائد واعمال صحابہ پر کاربند حضرات یقیناً جادۂ حق پر گامزن ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام میں ایک جلیل القدر مقام کے حامل ہیں۔ درج ذیل سطور میں آپ کے چند افکار و نظریات پیش خدمت ہیں، بغور ملاحظہ فرمائیں! اور صراطِ مستقیم کا سراغ لگائیں!

محبت مصطفیٰ جان ایمان

ایک روز بارگاہِ رسالت میں صحابہ کرام حاضر خدمت تھے، رحمت عالم ﷺ نے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لے رکھا تھا۔ گویا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت ایزدی کی موسلادھار بارش ہورہی تھی۔ خصوصی شفقت ومحبت کا اظہار ہورہا تھا کہ حضرت عمر گویا ہوئے:

ترجمہ: "یارسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔" (بخاری شریف)

تاجدارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ، محبوب دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ."

ترجمہ: "نہیں! اُس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے (تمہارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا) جب تک میں تجھے تیری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

بقول امام ملاعلی قاری علیہ الرحمہ کے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمانے کے ساتھ ساتھ روحانی تصرف فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باطنی تصورات وخیالات کو فی الفور تبدیل فرما کر اپنا عشق اُن کے سینے میں جاگزین کردیا۔ (مرقات)

دنیا وما فیہا کی محبتوں کو دل سے یوں نکال دیا جیسے مکھن سے بال نکالا جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا باطن نبوی رنگ میں رنگا گیا تو حضرت عمر پکار اُٹھے:

فَاِنَّہُ الْاٰنَ وَاللّٰہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْاٰنَ یَا عُمَرُ."

ترجمہ: "قسم بخدا! حضور اب تو آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر! اب ٹھیک ہے۔"

غور فرمایا آپ نے؟ ایمان کی تکمیل کیلئے ضروری ہے کہ ساری کائنات، اولاد اور والدین حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت، اُلفت اور مودّت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے ساتھ کی جائے۔ محبت کے انتہائی مقام شدتِ محبت اور فرطِ مودّت کا دوسرا نام عشق ہے۔ گویا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم سے مطالبہ فرمارہے ہیں کہ اگر کامل ایمان چاہتے ہو تو یہ دولت تمہیں مجھ سے عشق ومحبت کرنے کی بدولت ہی نصیب ہو سکتی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی بات پر لبیک کہی

جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس واقعہ نے روزِ روشن کی طرح واضح کردیا کہ

محمد کی محبت دین حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے

گستاخ رسول واجب القتل ہے

دورِ نبوی میں ایک منافق اور یہودی کا کسی امر میں جھگڑا ہو گیا۔ فیصلہ کیلئے ثالث کی ضرورت پڑی تو منافق چاہتا تھا کہ یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف کے پاس جا کر تصفیہ کرالیا جائے

یہودی کہنے لگا تو اچھا مسلمان ہے کہ کلمہ اسلام کا پڑھتا ہے اور فیصلہ کعب بن اشرف کا مانتا ہے۔ فیصلہ تیرے نبی (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے کرائیں گے۔ یہودی سمجھتا تھا کہ کعب تو رشوت وغیرہ کے لالچ میں آ کر غلط فیصلہ کردے گا، لیکن مسلمانوں کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کسی اپنے اور پرائے کا فرق روا نہیں رکھا جاتا۔ وہاں تو جو حق بجانب ہو، اُسکے حق میں فیصلہ صادر کردیا جاتا ہے۔ لہٰذا چار وناچار منافق کو بارگاہِ نبوی جانا پڑا۔

امام المصطفین، سید العالمین، رحمۃ للعالمین ﷺ نے فریقین کے بیانات سماعت فرمانے کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

باہر آ کر منافق یہودی سے جھگڑنے لگا کہ مجھے یہ فیصلہ قطعاً نامنظور ہے۔ میں تو حضرت عمر ؓ کا فیصلہ تسلیم کرونگا۔

marfat.com

یہودی نے ہزار سمجھایا کہ بڑی عدالت کے فیصلہ کو ٹھکرا کر چھوٹی عدالت میں مقدمہ دائر نہیں کرواتے، لیکن منافق نہ مانا۔ حتیٰ کہ دونوں آستانہ فاروقی پر حاضر ہو گئے۔ آنے کا مقصد پیش کیا اور اپنے اپنے موقف کو واضح کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی اپنا فیصلہ سنانے لگے تھے کہ یہودی بول پڑا: عمر! فیصلہ سنانے سے پہلے یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ نزاع کا فیصلہ آپکے نبی نے میرے حق میں کر دیا ہے، لیکن یہ نہیں مانتا۔

حضرت فاروق اعظم نے جونہی یہ الفاظ سنے آپ کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی، فرمایا میرا انتظار کرو میں ابھی آیا۔ گھر میں داخل ہوئے جب واپس آئے تو ہاتھ میں چمکتی ہوئی ننگی تلوار تھی، اِس منافق کی گردن پر تلوار چلاتے ہوئے فرمایا:

"هٰكَذَا اَقْضِىْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ مَنْ لَّمْ يَرْضَ بِقَضَآءِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ." (تفسیر خازن- تاریخ الخلفاء)

ترجمہ: "جو اللہ اور اسکے رسول کے فیصلہ پر راضی نہ ہو میں اُسکا یہی فیصلہ کرتا ہوں۔"

چونکہ اِس آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کو ٹھکرا کر آپ کی زبردست توہین کی تھی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی غیرت مند، جانثار اور عاشق زار شخصیت یہ کب گوارا کر سکتی تھی کہ ان کے جیتے جی کوئی اُن کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم اور فیصلہ کو ٹھکراتا پھرے۔ آپ نے اِس منافق کی نمازِ جنازہ، روزہ، عبادت وریاضت اور کلمہ گوئی کا کوئی اعتبار نہ کیا۔ گویا بتلادیا کہ جو ظالم ہمارے آقا محبوب خدا، تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور ادب واحترام بجا نہیں لاتا اسکی عبادت وریاضت، تقویٰ وطہارت اور زہد ونفاست کا کوئی اعتبار نہیں، وہ واجب القتل ہے

ترقی پسند لوگوں کو یہ بات قطعاً اچھی نہیں لگتی کہ کسی کلمہ گو شخص کو گستاخِ رسول یا واجب القتل اور مرتد کہا جائے۔ اُن کے زعم میں جو آدمی نماز روزے کا پابند ہو، کلمہ اسلام پڑھتا ہو، وہ لاکھ گستاخیوں کا مرتکب ہو، ضروریات دین کا منکر ہو، نبوت ورسالت کی تنقیص کرتا پھرے، اس سے بصد عزت واکرام پیش آنا چاہئے۔ اس کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرنا چاہئے جس طرح کہ کسی مسلمان سے کیا جاتا ہے، جبکہ یہ بات سراسر غیر اسلامی ہے۔ اگر گستاخِ رسول کیلئے کوئی نرمی کا پہلو نکلتا ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور نکالتے۔ لیکن آپ نے اِس منافق کی گردن اُڑا کر قیامت تک آنیوالے غیرت مند مسلمانوں کو بتادیا کہ گستاخِ رسول کوئی بھی ہو، بہر حال وہ واجب القتل ہے اور یہی بات قرآن وحدیث کی واضح نصوص سے ثابت ہے۔

ذات کا وسیلہ

دورِ فاروقی میں ایک مرتبہ قحط پڑ گیا، بارش کی سخت ضرورت تھی اور لوگ جاں بلب تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام اور دیگر حضرات کو ساتھ لیا اور بارگاہِ ربوبیت میں دست سوال دراز کیا۔ دعا میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا) کو وسیلہ بنایا اور مالک الملک کی بارگاہ میں عرض کیا:

"اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ." (بخاری)

ترجمہ: "الٰہی! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا کرتے تھے تو تو ہمیں سیراب فرماتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا کا وسیلہ لے کر آئے ہیں، ہمیں سیراب فرما! حضرت انس فرماتے ہیں کہ اُنہیں سیراب کیا گیا"

صرف یہی نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ویسا ہی سلوک کیا کرتے تھے، جیسا ایک بیٹا اپنے باپ سے کرتا ہے۔ پس اے لوگو! تم بھی حضور کے طریقہ کو اپناتے ہوئے آپ سے ویسا ہی سلوک کرو!

"وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيْلَةً اِلَى اللّٰهِ." (فتح الباری)

ترجمہ: "اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ اللہ کی بارگاہ میں پیش کرو!"

دیکھ رہے ہیں آپ! کس قدر محبت تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبوب دوجہاں، تاجدار مرسلاں، رسول انس وجاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اُن کے چچا کا وسیلہ پیش کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا نبیوں کے علاوہ دوسرے بزرگوں کا وسیلہ پیش کرنا

marfat.com

بھی درست ہے۔ جبکہ آج کل اس طریقہ کو بھی شرک سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہابی حضرات کے معتبر مصنف محمد یحییٰ گوندلوی اس وسیلہ کو شرک کا بہت بڑا ذریعہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اہل حدیث کسی کی ذات کے وسیلہ کے قائل نہیں کیونکہ ذات کا وسیلہ اہل ایمان کا شیوہ نہیں، بلکہ یہ یہود کا عقیدہ ہے۔" (عقیدہ اہلحدیث)

معاذ اللہ کیا صحابہ کرام اہل ایمان نہیں؟ اُنہوں نے تو ذات کا وسیلہ پیش کیا ہے۔ صحابہ کرام نے معاذ اللہ یہود کا عقیدہ اپنایا تھا، یا اسلام کا؟ اور اللہ تعالیٰ ان کے وسیلہ کو قبول فرما کر انہیں سیراب کیوں کرتا رہا؟ کیا خدا بھی شرک اور یہودیوں کے عقیدہ کی تائید کرتا رہا ہے......؟ نعوذ باللہ من ذالک!

؎ بول کہ لب آزاد ہیں تیرے

تبرکات کی اہمیت

ایک روز حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ مصطفوی میں عرض کیا:

"یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلّٰی."

ترجمہ: "یارسول اللہ! ہم مقام ابراہیم (جس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی) کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں۔"

ابھی یہ بات عرض کی ہی تھی کہ اللہ رب العزت کی طرف سے حکم آ گیا:

"وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلّٰی."

ترجمہ: "مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو۔"

چونکہ اس پتھر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک قدموں کے بوسے لیے تھے جس کی بناء پر وہ متبرک ہو گیا تھا، اُس کا مقام عام پتھر سے بلند وبالا تھا اور اُسکا ادب واحترام لازم وضروری تھا۔ انبیاء کرام اور نیک لوگوں سے نسبت وسنگت رکھنے والی اشیاء بھی افضل واعلیٰ ہو جاتی ہیں۔ اُن سے برکت حاصل کرنا فاروقی نظریہ ہے، جسکی تائید اللہ تعالیٰ نے بھی فرمادی ہے۔

محبوب خدا، حضرت رسول مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے منسوب ہونے والی ہر چیز ممتاز اور منفرد ہو جاتی ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد حرام میں حجر اسود کے قریب آئے، بوسہ لے کر فرمانے لگے:

"اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَّاتَضُرُّ وَلَاتَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ یُقَبِّلُکَ مَاقَبَّلْتُکَ."

ترجمہ: "بے شک میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے۔ تو نہ نقصان دیتا ہے اور نہ نفع اور اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا۔" (بخاری)

معلوم ہوا جس چیز کی نسبت محبوب دوعالم ﷺ سے ہو جائے، وہ نفع دیتی ہے اور اُس میں برکت آ جاتی ہے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نسبت محبوب سے اتنا پیار تھا کہ دن رات بارگاہ خداوندی میں شہر محبوب میں موت کی دعائیں مانگا کرتے۔ عرض کرتے:

"اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ." (بخاری)

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں مقام شہادت عطا فرما! اور اپنے رسول کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت عطا فرما!"

شہر مدینہ تو محبوب کی جائے سکونت ہے خدا تو اُس محبوب کے مبارک تلووں سے لگنے والی مٹی کی بھی قسمیں اُٹھاتا ہے۔ اگر محبوب کے قدم سے مس ہونے والی جگہ کا یہ مقام ہے تو محبوب کے بدن سے مس ہونے والی جگہ (گنبد خضراء) کا مقام کیا ہو گا، وہ کس قدر عظمتوں اور برکتوں کا حامل ہو گا؟

نبی غیب داں، مخبر صادق، حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ظاہری زندگی میں ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت کی خبر دے دی تھی، اسی لئے آپ مقام شہادت کی دعائیں بھی مانگتے رہے۔ بالآخر آپ کو خدا نے اس بلند مقام پر سرفراز فرمایا۔ ابولولو مجوسی نے خنجر کے ساتھ آپ کو زخمی کیا، زخم بہت گہرا تھا جو کہ جان لیوا ثابت ہوا۔ وفات سے قبل دیگر وصایا کے علاوہ آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ جاؤ! اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کرو!

"یَسْتَاْذِنُ عُمَرُ اَنْ یُّدْفَنَ مَعَ صَاحِبَیْہِ."

ترجمہ: "عمر اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت مانگتے ہیں۔" (تاریخ الخلفاء)

marfat.com

میں اونچی آواز سے بولیں تو سارے اعمال اکارت جاتے ہیں۔ لہٰذا آپ کا ادب ملحوظ خاطر رکھو! گویا اگرچہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ظاہری لحاظ سے پردہ فرما گئے ہیں لیکن وصال کے بعد بھی آپکے آداب کو حسب سابق بجالایا جائے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی چیز پر مخلوق کا نام آجائے تو وہ شئے حرام نہیں ہو جاتی ورنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کیوں فرماتے کہ اللہ کے رسول کی مسجد۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ گو مسجدیں سب اللہ کی ہیں لیکن خدا کی چیزوں پر مخلوق کا نام آسکتا ہے۔

عبد مصطفیٰ

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو جب امارت وخلافت کا فریضہ سونپا گیا آپ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

"کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ." (کنز العمال - ازالۃ الخفاء)

ترجمہ: "میں رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا کیساتھ تھا اور میں آپ کا بندہ (عبد المصطفیٰ) اور آپکا خادم تھا۔"

آپکے ان الفاظ مبارکہ سے واضح ہوا کہ عبدالرسول اور عبدالمصطفیٰ (حضور کا بندہ) کہلانا بھی جائز اور درست ہے، اسمیں شرک و کفر اور بدعت والی کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ یہاں عبد کے معنی خادم، غلام، اور نوکر کے ہیں۔

وصال نبوی کے بعد استغاثہ

ایک مرتبہ دورِ فاروقی میں سخت ابتلاء اور قحط کا وقت آگیا۔ ایک صحابی (حضرت بلال بن حارث المزنی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے، قبر مبارک پر جاکر عرض کیا:

"یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْتَسْقِ لِاُمَّتِکَ فَاِنَّھُمْ قَدْ ھَلَکُوْا."

(مصنف ابن ابی شیبہ، التاریخ الکبیر للبخاری)

ترجمہ: "یا رسول اللہ! اپنی اُمت کیلئے بارش طلب فرمایئے وہ ہلاکت کے قریب پہنچ چکی ہے۔"

آپ اپنی عرض سنا کے واپس آگئے رات کو حالت خواب میں ایک شخصیت جلوہ گر ہوئی اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ! اُسے میرا سلام کہنا اور ساتھ یہ خوشخبری دینا کہ تمھیں بارش مل جائے گی۔ وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور اُنہیں وہ سلام اور پیغام پہنچادیا۔

امام ابن کثیر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"وَھٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ." (البدایۃ والنہایۃ)

ترجمہ: "یہ سند صحیح ہے۔"

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب یہ سلام اور پیغام پہنچا تو آپ نے اُس صحابی کو ڈانٹا نہیں کہ تم نے وصال کے بعد حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر جاکر استغاثہ کیوں کیا ہے؟ تو سیدھا خدا کی بارگاہ میں کیوں پیش نہیں ہوا؟ خدا کو چھوڑ کر مخلوق کے پاس اور وہ بھی وصال کے بعد! مشکلات اور مصائب کو دور کرانے کیلئے مخلوق سے استغاثہ کرنا تو شرک ہے۔ کوئی شیخ الحدیث حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے الفاظ و کلمات ہرگز ثابت نہیں کرسکتا۔

تو روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ مشکلات کے وقت محبوبانِ خدا کو پکارنا، اُن کی قبور مقدسہ پہ جاکر استغاثہ کرنا، اُنہیں اپنی تکالیف و مصائب کیلئے عرض کرنا شرک و بدعت نہیں، صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔

طلاق ثلاثہ کا نفاذ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ایسا شخص لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہوں تو آپ اُس کو مارتے تھے اور اُن کے درمیان علیحدگی کرادیتے تھے۔ (المصنف۔ سنن کبریٰ)

بیک وقت تین طلاقیں دینے والے کو سزا اس لئے دیتے تھے کہ اس نے سنت وشریعت کے مقرر کردہ طریقہ کے خلاف طلاق دی ہے۔ اور میاں بیوی میں جدائی اس لئے کراتے تھے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں تین طلاقیں (خواہ وہ یکبارگی ہوں یا الگ الگ) کے بعد بیوی حرام ہو جاتی ہے۔ لیکن وہابی حضرات آج تک حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں یہ رٹ لگائے ہوئے ہیں کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں، تین نہیں ایک ہوتی ہے۔

اب بتایئے! حضرت فاروق اعظم کی مانیں یا اُنکی جنہیں صحیح طریقہ سے حدیث بھی پڑھنی نہیں آتی۔ جبکہ سیدنا فاروق اعظم کی پیروی کرنے کا حکم تو خود تاجدار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جامع ترمذی میں حدیث رسول ہے:

"فَاقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ."

ترجمہ: "میرے بعد ابو بکر اور عمر کی پیروی کرنا۔"

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکی جماعت احمدیہ

برصغیر میں انگریزی حکومت نے اسلام کے چہرہ کو مسخ کرنے کی غرض سے یہ مذہب ایک انتہائی شاطر و کذاب شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے قائم کیا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف احادیث نزول مسیح (قریب قیامت آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمین پر نازل ہونے کے بارے میں احادیث نبویہ) کا انکار کر کے خود مثیل مسیح و امام مہدی ہونے اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ شان الوہیت، شان رسالت قرآن و حدیث اور آل و اصحاب رسول کی کھلی توہین کی اور اپنے آپ کو مثیل مسیح و نبی نہ ماننے والے دنیا بھر کے مسلمانوں کو انتہائی گندی گالیاں دیں اور انہیں کافر قرار دیا نیز اس انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی نے کفار کے خلاف جہاد کا تمسخر اڑایا اور اسے سخت حرام قرار دیا اور اپنے ماننے والوں کے لیے انگریزی حکومت کی وفاداری و اطاعت کو اپنے مذہب کا رکن قرار دیا

مرزا غلام احمد قادیانی کے مختصر حالات زندگی

مرزا غلام احمد قادیانی 1839/40 کو قادیان ضلع گرداسپور مشرقی پنجاب انڈیا میں پیدا ہوا۔ مرزا کے والد کا نام مرزا مرتضٰی بیگ اور والدہ کا نام چراغ بی بی ہے۔ مرزا کا والد اور خاندان بھی حکومت برطانیہ انگریزیہ کا وفادار اور جانثار تھا چنانچہ مرزا لکھتا ہے: میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ (انگریز حکومت) کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضٰی گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی "تاریخ رئیسان پنجاب" میں ہے اور 1857ء (مسلمانوں کی انگریز کے خلاف جنگ آزادی) میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر (جنگ آزادی) کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔ (حوالہ کتاب البریہ اشتہار نمبر 3 مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد نے فارسی اور عربی کی تعلیم اپنے گھر میں (تنخواہ پر رکھے گئے اساتذہ سے) حاصل کی۔ بعد ازاں ڈی سی دفتر گرداسپور میں منشی کی حیثیت سے ملازمت اختیار کی۔ 1868ء میں مختاری کے امتحان میں فیل ہو گیا اور نوکری چھوڑ دی۔

اب اسلام دیگر مذاہب کا مطالعہ کرنے لگا اسلام کا مبلغ بنا۔ غیر مسلموں سے مناظرے کئے اور ہندوستان میں خوب شہرت حاصل کی۔ براہین احمدیہ نام کی پچاس جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب لکھنے کا اعلان کیا جس کے لیے بے پناہ چندہ بھی جمع کیا لیکن صرف چار جلدیں لکھیں۔

1884ء کے بعد مجدد، صاحب کرامات، کلیم، امام زمان، مہدی دوران، مسیح زمان ہونے کے دعوے کئے اسکے بعد اپنے فرقہ کا نام "فرقہ احمدیہ" تجویز کیا اور 10 شرائط پر بیعت نامہ شائع کیا اور اپنے ماننے والوں کو اپنی بیعت میں لینے لگا۔

1890ء کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان میں زندہ ہونے کا انکار کیا اور حضرت عیسیٰ کے وفات

marfat.com

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں یہ عرض پیش کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ جگہ میں نے اپنے لئے سنبھال رکھی تھی لیکن میں عمر کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ جاؤ! عمر سے جا کر کہہ دینا کہ آپ کو وہاں دفن ہونے کی اجازت ہے۔ حضرت عبداللہ نے جب یہ خوشخبری حضرت عمر کو سنائی تو آپ کی خوشی کی انتہا نہ رہی کیونکہ آخر وقت آپ کو یہی حسرت تھی کہ کاش! مجھے محبوب کے دامن میں جگہ نصیب ہو جائے۔ جب آپ کی دلی آرزو پوری ہوئی تو آپ نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا کہ گوہر مراد حاصل ہوا۔

قارئین کرام! اِن چاروں واقعات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ محبوبانِ خدا کی طرف منسوب ہونے والی چیزوں کو مبارک اور متبرک سمجھنا، محبوب کی نسبت کا احترام کرنا، شہر مدینہ میں موت کی تمنا کرنا اور متبرک مقامات پر فوت شدگان کو دفن کرنا درست اور پسندیدہ ہے اور اِسکی مخالفت کرنا سراسر نادانی وجہالت ہے۔ اگر متبرک مقامات سے برکت حاصل کرنا شرک اور غلط ہوتا تو حضرت فاروق اعظم مندرجہ بالا انداز ہر گز نہ اپناتے۔

علم غیب

مدینہ منورہ کے مبارک پہاڑوں میں اُحد پہاڑ ایک امتیازی شان کا حامل ہے۔ اِس پہاڑ کے متعلق سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ۔"

ترجمہ: "اُحد پہاڑ ہے کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُس سے محبت کرتے ہیں۔" (بخاری)

اس محبّ اور محبوب پہاڑ کی ایک دن قسمت جاگی۔ لامکاں کے مہماں، تاجدارِ مرسلاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لیا اور اُس پہاڑ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا۔ اُحد پہاڑ نے جب اپنی پشت پر اِن مبارک ہستیوں کو جلوہ فرما دیکھا تو خوشی سے جھومنے لگا، اپنے مقدر پہ ناز کرنے لگا کہ جس محبوب کو عرش پر بلایا گیا تھا آج میری قسمت کا ستارہ بلند کرنے خود ہی تشریف لے آئے ہیں۔ پہاڑ جھوم رہا تھا کہ حضورِ اکرم ﷺ نے اُسے پاؤں مبارک سے ٹھوکر لگائی اور فرمایا:

"اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَہِیْدَانِ۔"

ترجمہ: "اُحد ٹھر جا! تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔" (بخاری)

تجھے یہ سعادت نصیب ہوئی ہے اور تو اِس شرف سے مشرف ہوا ہے کہ تجھ پر اللہ کا نبی، ابو بکر صدیق اور عمر و عثمان شہید تشریف فرما ہیں۔

اس مقام پر نبی غیب دان ﷺ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کو شہید کہہ کر یہ واضح فرمایا کہ ان دونوں کو طبعی موت نہیں، شہادت کی موت نصیب ہو گی۔ اندازہ فرمائیں علم نبوی کا! کہ اِن دونوں حضرات نے اپنے اپنے دورِ خلافت میں شہید ہونا تھا لیکن آپ نے قبل از وقت ہی وہ خبر سنا دی ہے۔

کہاں علم نبوی کی یہ وسعتیں اور کہاں بدمذاہب کا یہ کہنا کہ حضور کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں، آپ تو کل کی بات سے بھی بے خبر ہیں۔ معاذ اللہ! دل لگتی کہیے! جو بے خبر ہو، کیا وہ بھی اتنے سالوں بعد ہونے والے واقعات کی خبریں دے دیتا ہے؟ نہیں! خبر وہی دے سکتا ہے جو حالات سے باخبر اور واقف ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب، طالب و مطلوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دانائے کل غیوب بنا دیا ہے۔ تبھی تو حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی نے بھی یہ اعتراض نہیں کیا کہ حضور! غیب کا علم اور غیب کی باتیں تو صرف اللہ ہی جانتا ہے آپ نے عمر اور عثمان کو شہید کیسے کہہ دیا؟ ممکن ہے اِنہیں طبعی موت ہی نصیب ہو۔ تینوں صحابہ کرام کا خاموش رہنا اس بات پر پختہ دلیل ہے کہ اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ حضور غیب پر مطلع ہیں اور وہ یہ تک جانتے ہیں کہ ان کے غلاموں کا خاتمہ کس حالت میں ہو گا۔ الحمد للہ! اہلسنت وجماعت بھی صحابہ کرام کے اسی نظریہ پر قائم ہیں، جبکہ مخالفین اس عقیدہ کو شرک قرار دیتے ہیں۔ اب سوچیں! یہ فتویٰ کس پر ہے؟

حضرت آدم علیہ السلام کا وسیلہ

انسان اول ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کو اُن کی لغزش کی وجہ سے جب زمین پر اُتارا گیا، آپ کو اِس پر سخت ندامت و پشیمانی ہوئی۔ بارگاہ رب العزت میں عرض کرتے رہے:

"رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔" (قرآن مجید، اعراف، آیت: 93)

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا

marfat.com

ہے اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ضرور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہونگے۔"

سالہاسال اسی طرح بیت گئے، کوئی مغفرت کی بشارت نہ ملی۔ آخر کار ایک دن زبان مبارک سے ایسے کلمات مبارکہ نکلے کہ رحمت خداوندی کو جوش آ گیا اور مغفرت کا مژدہ جانفزا ملا۔ وہ کلمات کونسے تھے؟ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قَالَ یَارَبِّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا غَفَرْتَ لِیْ."

ترجمہ: "(حضرت آدم علیہ السلام نے) عرض کیا: پروردگار! میں "محمد" ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے۔"

پھر کیا تھا پروردگار عالم نے پوچھا:

اے آدم! تم نے "محمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے جانا حالانکہ میں نے اُن کو ابھی پیدا نہیں کیا؟

حضرت آدم نے عرض کیا: میرے پروردگار! جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ عرش کے پایوں پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا ہوا تھا۔ سو میں نے جان لیا کہ تو نے جسکے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہے وہ تجھ کو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ پیارا ہوگا

مستدرک حاکم میں ہے خالق کائنات نے فرمایا:

"صَدَقْتَ یَا اٰدَمُ اِنَّہٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ اُدْعُنِیْ بِحَقِّہٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَاخَلَقْتُکَ."

ترجمہ: اے آدم تم نے سچ کہا وہ مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور کیونکہ تم نے اُن کے وسیلے سے سوال کیا ہے، اسلئے میں نے تم کو بخش دیا اور اگر محمد ﷺ کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث دلائل النبوۃ بیہقی، معجم صغیر، الوفا ابن جوزی، مجمع الزوائد، الخصائص الکبریٰ، اور المواہب اللدنیہ مع الزرقانی میں بھی موجود ہے۔

دیوبندی اور وہابی حضرات کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ حضرت عمر اور حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالہ سے اِس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"یہ دونوں حدیثیں احادیث صحیحہ کی تفسیر کے درجہ میں ہیں۔" (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۲/۱۵۱)

ان احادیث مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ

☆ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حضور ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگنا سب انسانوں کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے دور مبارک سے شروع ہے۔

☆ ساری کائنات حضور ﷺ کے صدقہ میں معرض وجود میں آئی ہے۔ آپ نہ ہوتے تو حضرت آدم بھی نہ ہوتے۔ اور اگر حضرت آدم ابوالبشر نہ ہوتے تو انسانیت کہاں سے ہوتی؟

☆ اللہ تعالیٰ کے اسم پاک کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی لکھنا بے ادبی، توہین اور شرک نہیں ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے نام پاک کے ساتھ اپنے محبوب کا نام مبارک عرش کے پائے پر لکھا تھا۔

☆ جہاں ذکر خدا ہو، وہاں ذکر مصطفیٰ کا ہونا بھی درست ہے۔ جبھی تو خدائے بلند و برتر نے "لا الہ الا اللہ" کے ساتھ "محمد رسول اللہ" بھی لکھا تھا۔

آداب رسالت وصال کے بعد بھی

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں کھڑا تھا کہ اچانک کسی آدمی نے مجھے کنکری ماری۔ میں نے دیکھا تو سامنے حضرت عمر بن خطاب تھے۔ آپ نے فرمایا: اُٹھو! اور اِن دو آدمیوں کو میرے پاس بلا لاؤ۔ آپ اُٹھے اور اُن دونوں کو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ (وہ مسجد نبوی میں اپنی آوازوں کو بلند کر رہے تھے۔) آپ نے ان سے فرمایا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

"لَوْ کُنْتُمَا مِنْ اَھْلِ الْبَلَدِ لَاَوْجَعْتُکُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَکُمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ."

ترجمہ: "اگر تم اسی علاقہ کے ہوتے تو میں ضرور تمہیں سزا دیتا۔ تم اللہ کے رسول ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازوں کو بلند کر رہے تھے۔" (بخاری)

سبحان اللہ! نسبت مصطفوی کی وجہ سے آپکی مسجد کی اتنی تعظیم کی جارہی ہے۔ دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ تم مسجد نبوی میں حاضر ہو، اور بارگاہ نبوی میں پہنچ چکے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اس بارگاہ

marfat.com

مریدی کا تعلق رکھتے ہیں وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جارہی ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی سے لبالب ہیں۔ان کی اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لئے بڑی برکت ہیں اور گورنمنٹ (انگریزی) کے لیے دلی جانثار ہیں۔''
(تبلیغ رسالت ج6ص65)

مرزا قادیانی کے عقائد باطلہ

قادیانیوں کا عجیب وغریب خدا

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے عجیب الخلقت کا تصور پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے ''قیوم العلمین (خدا تعالیٰ) ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض و طول رکھتا ہے اور تینددے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحۂ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔''(توضیح مرام ص35)

خطا کار خدا

بقول مرزا اس کے خدا نے وحی میں کہا کہ ''اِنِّی مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ. اُخْطِیٔ وَاُصِیْبُ.''(ترجمہ میں رسول کے ساتھ جواب دوں گا، کبھی خطا کروں گا اور کبھی درست بات کہوں گا)۔　(حقیقۃ الوحی ص103)

مرزا کا دعویٰ خدائی

مرزا لکھتا ہے کہ ''میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔''　(کتاب البریہ ص79/78، آئینہ کمالات اسلام ص565/564)

خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

مرزا کے خدا نے اسے وحی بھیجی:
''اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا (تو ہمارے پانی سے ہے''
(اربعین 2ص39،41)

2۔ ''اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِی تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔''(حقیقۃ الوحی ص86)

3۔ ''اِسْمَعْ وَلَدِیْ (اے میرے بیٹے! سن)''
(البشریٰ ص49ج1)

خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ

بقول مرزا کے خدا نے کہا ''اے مرزا ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں گویا آسمان سے خدا اتریگا'' (حقیقۃ الوحی ص95)

مرزا کی نسوانیت، نیز خدا کی بیوی ہونے کا دعویٰ:

قاضی یار محمد قادیانی لکھتا ہے کہ ''کشف کی حالت (مرزا صاحب) پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کا اظہار فرمایا (خدا نے مرزا سے وہ فعل کیا جو مرد عورت سے کرتا ہے۔معاذ اللہ)۔
(ٹریکٹ 34 اسلامی قربانی)

مرزا کے بقول خدا نے اس سے کہا ''بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے اور تجھ سے حیض نہیں (رہا) بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے جو بمنزلہ اطفال اللہ (خدا کی اولاد) ہے۔''
(تتمہ حقیقۃ الوحی ص143، اربعین 4ص19)

قرآن کی توہین

مرزا لکھتا ہے ''مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن پر''(اربعین 4ص25)

قرآن میرے منہ کی باتیں

مرزا کہتا ہے ''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔'' (حقیقۃ الوحی ص84)

قادیان کا نام قرآن میں؟

مرزا کہتا ہے ''ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان۔'' (ازالہ اوہام ج1ص34)

قرآن کے الفاظ میں تحریف

مرزا لکھتا ہے ''اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ فی

marfat.com

الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے"
(ازالہ ادہام ص34 ج1)

مرزا کی قرآن میں یہ تحریف جسے ہر شخص چیک کر سکتا ہے۔

شانِ لولاک پر قبضہ کی کوشش

بقول مرزا خدا نے کہا "لولاک لما خلقت الافلاک ترجمہ (اے مرزا) اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔" (حقیقۃ الوحی ص99)

یٰس کا خطاب مرزا کیلئے؟

مرزا کو وحی بھیجی گئی کہ "یٰس انک لمن المرسلین اے سردار (مرزا قادیانی) تو خدا کا مرسل ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص107)

مالکِ کوثر بھی مرزا؟

مرزا کے ملہم نے ان کو وحی کی کہ اے مرزا "انا اعطیناک الکوثر (بے شک ہم نے تجھے کوثر دیا)"
(حقیقۃ الوحی ص102)

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ؟

مرزا کے پاس وحی آئی "سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً ترجمہ وہ پاک ذات وہی خدا ہے جس نے ایک رات میں تجھے (مرزا کو) سیر کرادیا۔" (حقیقۃ الوحی ص78)

رحمۃ اللعالمین ہونے کا دعویٰ

مرزا اپنی وحی لکھتا ہے "وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ترجمہ اور ہم نے تجھ کو (اے مرزا) تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لیے بھیجا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص82)

پیغمبر اسلام کے معجزے تین ہزار، مرزا کے تین لاکھ:

مرزا رقمطراز ہے "تین ہزار معجزات ہمارے نبی محمد ﷺ سے ظہور میں آئے۔" (تحفہ گولڑویہ ص63،64)

اور خود اپنے لئے مرزا کہتا ہے "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان (معجزے) ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (تتمہ وحقیقت الوحی ص68)

ہر قادیانی محمد ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے

مرزا محمود بن غلام احمد قادیانی کہتا ہے "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی آگے نکل سکتا ہے۔" (ڈائری مرزا محمود، اخبار الفضل قادیان 1922ء ماخوذ از قادیانی امت ص19)

تمام انبیاء کا مجموعہ

مرزا لکھتا ہے "دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص84،85)

سب سے اونچا تخت

بقول مرزا کے خدا نے اس سے کہا "آسمان سے کئی تخت (نبوت) کے اترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔" (حقیقۃ الوحی ص89)

پیغمبر اسلام کی پیشن گوئیاں غلط

بقول مرزا حضرت محمد ﷺ کی پیشن گوئیاں بھی غلط نکلیں اور مسیح ابن مریم، دجال، دابۃ الارض اور یاجوج وماجوج وغیرہ کی حقیقت بھی آپ پر ظاہر نہ ہوئی۔
(ازالہ، ادھام ص281)

چار سو پیغمبروں کی پیشگوئی جھوٹی نکلی

مرزا لکھتا ہے کہ "چار سو نبی نے پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے۔ ناپاک روح کی طرف سے الہام کو ان نبیوں نے دھوکا کھا کر (الہام) ربانی سمجھ لیا تھا۔"
(ازالہ ادھام ج2 ص257،258)

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین

مرزا کہتا ہے کہ "خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص 137)

پاجانے کا ایک نیا نظریہ پیش کیا اور اس موضوع پر ایک مستقل کتاب ''فتح الاسلام'' لکھی اور اپنے بارے میں مثیل مسیح موعود وامام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

1900ء میں اپنی مسجد کے خطیب مولوی عبدالکریم سے اپنے نبی ورسول ہونے کا اعلان کروایا اور بعد میں شور وغل ہوا تو خطیب کے اعلان کی تائید کی پھر 1901ء میں صاف صاف نبی ہونے کا اعلان کر دیا۔

1900ء میں قطب الاولیاء حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑہ شریف نے مرزا کے رد میں ایک معرکۃ الارا کتاب شمس الھدایہ فی اثبات حیات المسیح لکھی اور مرزا کی کتاب اعجاز المسیح کے جواب میں ایک شاہکار تصنیف سیف چشتیائی 1902ء میں تصنیف فرمائی جس کو پڑھ کر کثیر تعداد میں مرزائی مسلمان ہوئے۔

پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے درمیان 25 جولائی 1899ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں ایک مناظرہ بھی طے پایا۔ حضرت پیر صاحب برصغیر کے سینکڑوں علماء اور ہزاروں عوام کی معیت میں لاہور بادشاہی مسجد پہنچے لیکن مرزا بار بار چیلنج مناظرہ کرنے کے باوجود بھاگ گیا۔ اس موقع پر پھر بے شمار مرزائی مسلمان ہوئے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے 1884ء میں المقالۃ المسفرۃ فی احکام البدعۃ المکفرہ لکھی پھر 1900ء میں جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوہ میں ختم نبوت پر 120 نصوص رقم فرمائیں۔ اس تاریخی کتاب کو عرب و عجم کے علماء نے بے حد سراہا پھر 1906ء میں ''حسام الحرمین'' میں علماء دیوبند اور مرزا قادیانی کیخلاف کفر وارتداد کے فتوؤں کی 39 علماء حرمین سے بھی تائید حاصل کی۔ اسکے علاوہ آپ نے السوء و العقاب علی المسیح الکذاب (1902)، قہر الدیان علی مرتد بقادیان (1895)، رسالہ باب العقائد والکلام (1917)، المبین ختم نبوت (1908) الجراز القادیانی علی مرتد قادیانی (1921) اور دیگر کتب بھی تصنیف فرمائیں

حیرت ہے کہ مدرسہ دیوبند مرزا قادیانی کے بارے میں مرزا کی زندگی بھر (1908ء تک) خاموش رہا اور اکابر علماء دیوبند نے مرزا کے کافر ہونے کا مرزا کی زندگی بھر فتویٰ نہیں دیا۔ میرا خیال ہے کہ مرزا کی طرح علماء دیوبند بھی انگریز کے ایجنٹ تھے اگر مرزا کی زندگی میں اسے کافر قرار دیتے تو مرزا انہیں معاف نہ کرتا اور ان کا ایک ایک راز افشاء کرتا۔ اسی طرح نام نہاد اہل حدیثوں کے اکابر علماء نے بھی مرزا کی تکفیر نہ کی بلکہ سردار اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ اخبار اہلحدیث امرتسر 21 مئی 1912ء کو شائع ہوا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے اور گجرات کے نام نہاد اہلحدیثوں کے ایک محقق مولوی عنایت اللہ اثری وزیر آباد نے بھی اپنی تصنیف الجرالبلیغ صفحہ 12/11 پر اعتراف کیا ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کے بیٹے محمود احمد کی اقتداء میں نماز پڑھی اور مرزائیوں کو مسلمان قرار دیا جبکہ مرزا محمود احمد نے مولوی عنایت اللہ کے پیچھے نماز نہ پڑھی۔

1904ء میں مرزا قادیانی نے شری کرشن جی، برہمن اوتار، آریوں کا بادشاہ اور رودر ہونے کا دعویٰ کیا

مرزا کی عبرتناک موت:

مئی 1908ء کو اہلسنت کے مشہور بزرگ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بادشاہی مسجد لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران مرزا کو مباہلہ کا چیلنج کیا جسکا مرزا نے جواب نہ دیا۔ پھر پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے 22 مئی 1908ء کو پیش گوئی فرمائی کہ مرزا چند دنوں میں ہلاک ہو جائے گا، چنانچہ مرزا 26 مئی 1908ء کو ہیضے کی بیماری میں چوک دالگراں لاہور کی ایک عمارت کے ٹٹی خانہ میں مرا اور قادیان میں مدفون ہوا۔

مرزا کی انگریز ایجنٹی:

مرزا غلام احمد قادیانی پر الزام نہیں کہ وہ انگریز ایجنٹ اور انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے بلکہ مرزا نے خود اپنی تصانیف میں

marfat.com

کھلا اقرار کیا ہے کہ وہ انگریزوں کا وفادار اطاعت گزار اور خود کاشتہ پودا ہے چنانچہ بطور نمونہ چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

مرزا کا آنا ملکہ وکٹوریہ کی تحریک سے ہوا

مرزا لکھتا ہے ''اے بابرکت قیصرۂ ہند! تجھے یہ عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اس ملک پہ ہیں جس پر تیری نگاہیں ہیں۔ خدا کی رحمت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے تاکہ پرہیز گاری اور نیک اخلاقی اور صلحکاری کی راہوں کو دوبارہ دنیا میں قائم کروں۔'' (ستارۂ قیصرہ ص9)

انگریز کا خود کاشتہ پودا

مرزا اپنی انگریزی سرکار کی خدمت میں عریضہ پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے ''یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار (حکومت انگلشیہ) ایسے خاندان (مرزا کے خاندان) کی نسبت جسے پچاس سال کے متواتر تجربے سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کی خیر خواہ اور خدمت گزار ہے۔ اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم واحتیاط سے اور تحقیق وتوجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو عنایت ومہربانی کی نظر سے دیکھیں۔'' (تبلیغ رسالت ج7 ص19)

حکومت برطانیہ کی اطاعت مرزا کا مذہب ہے

مرزا رقمطراز ہے: ''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو، جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔'' (شہادۃ القرآن کا ضمیمہ گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص3)

انگریزی کی خدمت، پچاس ہزار کتابوں کی اشاعت

مرزا تحریر کرتا ہے ''اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کرکے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں۔ یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کردیں اور روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کردی گئیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔ (ستارۂ قیصرہ ص3/4)

قادیانی جماعت کو تین نصیحتوں کی محافظت کا حکم

پھر لکھتا ہے ''ہماری تمام نصیحتوں کا خلاصہ تین امر ہیں۔ اول یہ کہ خدا تعالیٰ کے حقوق۔ دوم یہ کہ تمام بنی نوع سے ہمدردی۔ سوم یہ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کردیا ہے یعنی گورنمنٹ برطانیہ جو ہماری آبرو اور جان ومال کی محافظ ہے اسکی سچی خیر خواہی کرنا اور ایسے مخالف امن امور سے دور رہنا جو اسکو تشویش میں ڈالیں یہ اصول ثلثہ ہیں جن کی محافظت ہماری جماعت کو کرنی چاہئے اور جن میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے دکھلانے چاہئیں'' (ستارۂ قیصرہ ص13)

قادیانی من حیث الجماعۃ انگریز کے دلی جان نثار ہیں

چنانچہ مرزا لکھتا ہے کہ ''جو لوگ میرے ساتھ

marfat.com

معجزے نہیں، مسمریزم

مرزا لکھتا ہے "قرآن میں جو بنو اسرائیل کی گائے زندہ کرنے سے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ذکر کیا گیا ہے در حقیقت وہ مسمریزم کا عمل تھا۔" (ازالہ ادھام ج 2 ص 305، 306) "ابراہیم علیہ السلام کے پرندوں کے زندہ ہو جانے کا معجزہ بھی درست نہیں، بلکہ وہ بھی مسمریزم کا عمل تھا۔" (ازالہ ص 306) "قرآن میں جہاں جہاں مردے زندہ کرنے کے معجزات کا ذکر ہے وہ بھی درست نہیں بلکہ سب مسمریزم کا عمل ہے۔" (ازالہ ادھام ص 305، 306) "آپ کا مٹی کے پرندوں کو پھونک مار کر زندہ کرکے ہوا میں اڑا دینا جو قرآن میں مذکور ہے صحیح نہیں۔ در حقیقت وہ کھلونے تھے جو کل یا چابی لگانے سے ذرا سا اڑنے لگتے تھے۔" (ازالہ ادھام ج 1 ص 127) "مردے زندہ کرنے، اندھے اور کوڑھی تندرست کرنے کے آپ کے معجزے بھی در حقیقت معجزے نہ تھے بلکہ مسمریزم کا کرشمہ تھے" (ازالہ ج 1 ص 128 تا 130) "حق بات یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص 6)

عیسیٰ علیہ السلام پر شرابی ہونے کی تہمت

"عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔"
(حاشیہ کشتی نوح ص 65)

آپ کی زیادہ پیشگوئیاں غلط نکلیں

"جس قدر مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں، اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔" (ازالہ ادھام ج 1 ص 5، 6)

عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں

"نادان اسرائیلی"، "شریر مکار"، "موٹی عقل والا"، "جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح"، "گالیاں دینے والا، بدزبان"، "جھوٹ بولنے والا"، "چوری کرنے والا"، "علمی و عملی قویٰ میں کچے"، "آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔" (ضمیم انجام ص 4 تا 7)

تمام مسلمان کافر ہیں

مرزا کہتا ہے "جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص 163)

مسلمانوں کا جنازہ حرام:

"مرزا نے اپنے بیٹے مرزا فضل احمد کا جنازہ اس لیے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی (مسلمان) تھا" (الفضل 15-12-1931)، "جس طرح عیسائی بچہ کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا اگرچہ وہ معصوم ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی (مسلمان) کے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھا جاسکتا۔" (الفضل 23-10-1932) اسی لیے چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی نے وزیر مملکت ہوتے ہوئے قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔

مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف

میاں بشیر الدین لکھتا ہے "یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارے اختلافات صرف وفات مسیح اور چند دیگر مسائل میں ہیں اس نے کہا اللہ تعالیٰ کی ذات رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ہر ایک چیز میں ان سے اختلاف ہے۔" (الفضل)

مسلمانوں کیلئے سڑی ہوئی گالیاں

مرزا لکھتا ہے "میری ان کتابوں کی ہر شخص تصدیق کرتا ہے سوا کنجریوں کی اولاد کے۔" (دافع الوساوس ص 547)، "میرا منکر ولد الحلال نہیں، کنجریوں کی اولاد اور دجال کی نسل سے ہے۔" (ناور الحق ص 123)، "یہ لوگ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح مردار کھا رہے ہیں۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص 25)، "ان کی ناک کٹ جائے گی اور ذات کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں پر بندروں، سوروں کی طرح کردیں گے۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص 53)، "جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا سو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام (زنا کی اولاد) بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔" (نور الاسلام ص 30)
"میرے مخالف (مسلمان) جنگلوں کے سور ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔" (نجم الہدیٰ ص 15)

In this Hadith, the Holy Prophet ﷺ did not condemn every new thing but condemned that thing which does not have its origin in Islam. There is a clear hint that the thing which has its origin in Islam, is not a new innovation. Thus, modern methods of preachings, translation of the Holy Quran, Minarets of Mosques and modern ways of celebrating 'Milad' are not new innovations because they have their origin in Islam.

According to this Hadith, Mohaddisin (the worthy collectors of Hadith) have divided "Bidat" (innovation) into two: "Bidat-e-Hasna" (good innovation) and "Bidat-e-Saiah" (bad innovation) and many things which are not proved from the Holy Prophet ﷺ and his companions, but have their origin in Islam, are called "Bidat-e-Hasna" (good innovation) some forms of "Bidat-e-Hasna" (good innovation) have been termed as obligatory, as "knowledge of Nahav" and "bad sect" etc. So for as this objection is concerned that the Hadith: "Every Bidat (innovation) is misguidance" The answer to this is that according to all Mohaddisin "Bidat" means only "bad innovation" (Bidat Saiah). "Bidat Saiah" means that new thing which has no origin in Islam, rather it is conflicting with Islam".

Sixth Objection: There are only two Eids, "Eid Milad" is a new innovation.

Answer: It is wrong that there are only two Eids in a year. In a previously quoted Hadith the Holy Prophet ﷺ had declared Friday as the Eid of the Muslims and there are more than fifty Fridays in a year. Similarly, the Hajj day has also been declared Eid by the Holy Prophet ﷺ. In Saudi-Arabia, Eid-ul-watni is celebrated every year and Najdi Scholars also participate in it. They even receive envelopes of net cash from Shah Fahad. The opponents of Eid 'Milad'-ul-Nabi have never declared Eid-ul-watni of Saudi-Arabia as innovation. In fact, these people have been trained is such a manner that envy for greatness of the Holy Prophet ﷺ has been thrust into their minds. Otherwise, scholars of Dev-band had celebrated hundred years' celebrations of Dev-band where Indra Gandhi was the Cheif guest. The origin of declaring 12th Rabi-ul-Awwal as Eid lies in verse No 114 of Sura Al-Maida in which Hazrat Issa (P.B.U.H) prayed to God to bestow meal from heaven, which becomes Eid for everybody. According to this verse the day of getting a blessing is proved to be an Eid day.

Seventh Objection: There are drums playing etc in 'Milad'.

Answer: According to the religion of Ahl-i-Sunnat-wa-Jamat playing drums or other irreligious activities are not allowed in programmes of 'Milad', However, if some illterate and ignorant persons indulge in such activities, their activities do not make 'Milad' unlawful. The argument is that playing drums and many other irreligious activities are prevalent everywhere in marriage ceremonies, but nobody calls marriage unlawful. Similarly, celebrating 'Milad' is lawful but playing drums or other such activities are unlawful. Therefore, it is the duty of religious scholars and Mashaikh to purge 'Milad' Sharif and Urs of religious saints of such irreligious activities. It is their duty in accordance with Quranic injunction of preaching others to do well and preventing others from doing evils.

وآخر دعوانا عن الحمد لله رب العالمين

marfat.com

Quran. According to the same Quranic principle, celebrating Eid on the days of Holy Prophet's ﷺ birth is lawful because the Holy Prophet ﷺ is the greatest blessing of Allah for both the worlds.

Fourth Objection:

Celebrating Milad is the Innovation of King of Arbal Malik Muzaffar.

Answer:

King of Arbal Malik Muzaffar died in 630 Hijrah. Mohaddis Ibn-e-jozi (died in 597 Hijrah) says, "Since olden times, it has been customary for the Muslims of Harmain Sharifain, Egypt, Yemen, Syria and all Arabic countries to hold Muhafil-e-Milad, put on fine dresses, decorate their homes etc, express their pleasure in these days, give charities and make arrangements to attend such meetings, they get great blessings and achievements through these celebrations. They get peace, protection, abundance of material of things and peace with homes."

(Ref: Biyan al-milad Al-Nabw, Page: 57-58.)

Mohaddis Ibn-e-jozi died thirty-three years before king Arbal and he has written that the Muslims have been celebrating 'Milad' since olden times.

It clearly shows that king Arbal was not the innovator of 'Milad'. He just started celebrating it in Arbal whereas celebrating of Milad was prevalent in the whole world since oldest times.

Fifth Objection:

Celebrating 'Milad' is a new innovation, because it is not proved from the sunnah of the Prophet and his companions.

Answer:

Origin of 'Milad' (gratitude to Allah, expression of love for the Holy Prophet ﷺ, recitation of the Holy Quran, singing praises and description of the Holy Prophet's ﷺ greatness etc) all exist in Islam. However, in 'Milad', people themselves determine their date and peculiar form. Thus, the word 'new innovation' cannot be applied to these things. Otherwise, even opponents of 'Milad' have many things, which are not proved from the Holy Prophet's ﷺ companions. Nobody calls them innovation. For example, the translations of the Holy Quran in different languages, the explanation of the Holy Quran, books of Hadith in peculiar arrangement, sarf and Nahav, construction of Minarets of Mosques or modern methods of preaching religion. Just as time schedule of religious Congregations is fixed or time is fixed, according to clock for prayers, time and date of matrimony, and no one calls them a new innovation, similarly, celebrating 'Milad' in a new manner cannot be called a new innovation. The literal meaning of "Bidat" (innovation) is "invention of new things" and in Shariah "Bidat is that new thing which was not present in the Holy Prophet's ﷺ time. There is a Hadith:

Translation: He who creates a new thing in our religion and that thing is not in our religion, is condemned. (Ref: Sahih Muslim, Hadith No. 3242.)

marfat.com

restriction religiously on celebrating the joys of his birth.

Friday is the day of creation of Hazrat Adam and same is the day of his demise but it was never ordered to mourn on Friday, Rather Friday has been declared Eid day Just as there is a Hadith.

(Ref: Sunnan-e-Ibne Maja, 1088)

"ان هذا يوم عيد جعله الله للمسلمين."

Translation: Verily this Friday is the Eid day Allah has made it Eid Day for the Muslims.

Just as mourning is prohibited although Friday was the day of Adam's demise, similarly even if 12th Rabi-ul-Awwal is the day of the Holy Prophet's demise, mourning will be prohibited and 12th Rabi-ul-Awwal would be the Eid day, because it is the day of the birth of the Holy prophet ﷺ, who is a blessing for both the worlds.

Second Objection: Thee birthday is 9th Rabi-ul-Awwal.

Answer: Hafiz Abu-baker bin Abi Shaba grand teacher of Imam Bukhari and Imam Muslim) quoted with strong testimony.

"عن جابر و ابن عباس انهما قالا ولد رسول الله ﷺ عنه نفيل يوم الاثنين الثانى عشر من شهر ربيع الاول"

Translation: Hazrat Jabir and Abdullah bin Abbas both have said that the birth of Holy Prophet ﷺ was on 12th Rabi-ul-Awwal on Monday in the year called Aam-ul-feel. Thus, Mahmood Ali Pasha's claim of 9th Rabi-ul-Awwal as being the Holy Prophet's ﷺ birthday has no authenticity. Moreover, 12th Rabi-ul-Awwal has been accepted universally as being the birthday throughout the world including the Harmain Sharfain and according to Ibn-e-Jozi Muhaddith all research scholars have consensus on it. Even a great scholar of Deo-Band Mufti Azam Muhammad Shafi "Seerat-e-Khatmul Ambia Page: 18" and Nawab Siddique Hassan of so-called Ahl-i-Hadith have explained 12th Rabi-ul-Awwal as the birthday of the Holy Prophetﷺ. (AlshamamatulAmbria Page:7)

Third Objection:

Birth took place once; so why should Melad be celebrated every year?

Answer:

The Holy Prophet ﷺ was asked about fasting on Monday. The Holy Prophet ﷺ said:

"ذالک یوم لدت فیه."

"It is that (great) day when I was born."

So it is proved that celebrating the Holy Prophet's ﷺ birth again and again is not only authenticated but also the Sunna of the Holy Prophet ﷺ. The Holy Quran was revealed once but revelation of the Holy Quran is celebrated every year in Ramadan.

The Holy Quran describes the prayers of Hazrat Issa (P..B.U.H)

"ربنا انزل علينا مائدة من السماء تكون لنا عيدا لا ولنا وآخرنا".

Translation: Allah, bestow upon us from heaven a meal which becomes Eid for our ancestors and descendants.

It shows that celebrating a day of revelation of a blessing has its origin in the Holy

marfat.com

2. Rabi-ul-Awwal 12 is not the day of the birth of the holy prophet ﷺ because according to astrologer Mehmood Ali Pasha, Monday does not fall on 12th Rabi-ul-Awal in the year of the birth of the Holy Prophet ﷺ. Rather Aam ul feel 9th Rabi-ul-Awal falls on Monday.

3. The birth of the holy prophet ﷺ has taken place once. But 'Milad' is celebrated every year and it is celebrated again and again.

4. Celebrating 'Milad' is an innovation started by king of Arbal Malik Muzaffar.

5. Celebrating 'Milad' is a new innovation in Islam because celebrating 'Milad' in this way is not authenticated by the action of the companions of the holy prophet ﷺ.

6. There are two Eids. Eid-ul-Fitr and Eid-ul-Adha. Celebrating this third Eid, Eid 'Milad'-un-Nabi is a new innovation in Islam.

7. Playing drums and other actions contrary to the teachings of Islam are performed in Mehfil-i-'Milad'. This is unlawful in Islam.

Reply To Objections:

Firstly: Rabi-ul-Awal is the day of celebrations and not of mourning.

Answer: sayings about 12th Rabi-ul-Awwal, being the day of the demise of the Holy Prophet ﷺ are unauthentic. However, two things are proved from Hadith. Firstly, on 10Hijrah, youm-i-Arfa i.e. the Zil-Hajj was on Friday during the last pilgrimage performed by the holy Prophet ﷺ. Secondly, the holy prophet ﷺ passed away on Monday in the month of Rabi-ul-Awwal. Two months Moharram and Safar fall between 9th Zil-Haj and Rabi-ul-Awwal. Therefore, if we count Zil-Haj, Muharram and Safar in any manner (whether each of the three months is of thirty days, two months of thirty days each and one of twenty nine days, one month of thirty days and two months of twenty nine days each or the three months of twenty nine days each) in all their cases, 12th Rabi-ul-Awwal cannot fall on Monday. In this perspective 12th Rabi-ul-Awwal of 11th Hijrah can fall on Sunday, Saturday, Friday or on Thursday, respectively in above-mentioned case. Therefore, Hafiz Ibn-e-Hajar Asqlani has declared 12th Rabi-ul-Awwal to be the day of demise of the Holy prophet ﷺ irrational and against every evidence and has preferred to accept 2nd Rabi-ul-Awwal as the day of his demise.

(Reference: Fateh-Al-Bari Sharah-e-Bukhari vol: 8 Page: 130)

When 12th Rabi-ul-Awwal does not prove to be the day of demise of the Holy Prophet ﷺ, the objection becomes baseless and even if 12th Rabi-ul-Awwal may be accepted as the day of the Holy Prophet's ﷺ demise, there is no prevention from celebrating 'Milad' because there are different sayings quoted by the companions of the Holy Prophet ﷺ and described in many books of Hadith including Al-Bukhari and Al-Muslim.

"نهیٰ ان لا نحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج."

Translation: We have been forbidden to mourn at the death of anybody for more than three days except at the death of husband.

This Hadith shows that mourning is allowed for only three days after death. Therefore, mourning the Holy Prophet's ﷺ demise every year is prohibited. However, there is no

marfat.com

5. Mehfil-i-'Milad' has its educative value also. There is description of greatness and achievements of the Holy Prophet ﷺ as well as his life and character. This knowledge is one of the blessed knowledge.

6. Mefil-i-'Milad' is the expression of love and devotion to the Holy Prophet ﷺ.

It means that man talks much about the thing he loves the most. Therefore, celebrating 'Milad' or the description of life and character of the Holy Prophet ﷺ is a symbol of love for the Holy Prophet ﷺ.

7. Mehfil-i-'Milad' urges people to charity and hospitality. These are deeds of piety that have their reward with Allah and blessings and graces of Allah are achieved.

8. "Salat and Salam" are a means of getting worldly as well as spiritual blessings. Especially, in the court of the holy prophet ﷺ, Salat and Salam have a great significance. They are means of spiritual approach to the holy prophet ﷺ. There is a Hadith

"ان اقربکم الی یوم القیمۃ اکثرکم علی صلوۃ"

Translation: On the Day of Judgment, that person who would have sent plenty of Salat and Salam to me, would be near to me, and it is quite clear that Salat, Salam (Durood) is sent to the Holy Prophet ﷺ in Mehfil-i-'Milad'.

9. The Holy Quran is also recited in the Mehafil-i-'Milad'. Recitation of the Holy Quran is also a source of great spiritual and worldly blessings.

10. Na'at Khawani (singing praise of the Holy Prophet ﷺ) is an action which has been appreciated by the Holy Prophet ﷺ. The Holy Prophet ﷺ has blessed those who sing his praises, with prayers and bestowed his cloth-sheet upon such persons, named Hazrat Ka-ab-bin-Zohair (رضی اللہ تعالیٰ عنہ). The Muslims got blessings from that sheet for seven centuries. This blessed sheet was lost during the attack of Halaku Khan on Baghdad. Praises of the Holy Prophet ﷺ are also recited in the Mefil-i-'Milad'. These praises are the best source of getting blessings and rewards from the holy prophet ﷺ.

11. The description of greatness and achievements of the Holy Prophet ﷺ produces a passion for obeying the holy prophet ﷺ and acting upon the path told by him and that is the real fruit of belief.

12. Hazrat Shah Wali Ullah Muhaddis Dehlvi رحمۃ اللہ علیہ says, "I visited the birth-place of the Holy Prophet ﷺ in the blessed city of Makkah. People were sending Durood upon the holy prophet ﷺ and describing about his birth and talking about those miracles which took place at the time of his birth. I saw blessings and spiritual lights in that meeting. I realized that those spiritual lights were of angels who are deputed to such meetings. I saw that spiritual lights of the angels and divine blessings were mingled with each other. (Ref. Fayooz-ul-Harmain Page 27)

Objections to Mehfil-i-'Milad':

1. Rabi-ul-Awal 12 are the day of the passing away of the holy prophet ﷺ. So it should be associated with mourning.

marfat.com

regarding the birth of the Holy Prophet ﷺ are in accordance with the injunctions of the verse and is a grand virtue.

---There is a Hadith in Al-Bukhari:

"Abu Lahab set Hazrat Swabia free when he got the happy news of the birth of Holy Prophet ﷺ. When Abu Lahab died, one of the members of his family (Hazrat Abbas رضی اللہ تعالیٰ عنہ) saw him in dream and asked him how he was. Abu Lahab replied "I have got no pleasant times after separation from you except that I am given drink because of setting Swabia free."

(Reference: Al-Bukhari Hadith No: 4711)

---Sheikh Abdul Haq Muhaddis Dehlvi رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ comments on the above mentioned incident:

This Hadith is a testimony for those people who celebrate the birth of the Holy Prophet ﷺ or express their pleasure at the night of the birth of the Holy Prophet ﷺ and spend money for this purpose. Abu Lahab was a non-believer and the Holy Quran condemned him. Even he was rewarded for expressing pleasure at the birth of the Holy Prophet ﷺ. How great is the Muslim who has love for the Holy Prophet ﷺ in his heart, celebrates the birth of the Holy Prophet ﷺ and spends money for this purpose, be rewarded.

(Reference: Madarij-un-Nabuwwat)

3. Allah, the Great, says in the Holy Quran: "Part 26, Surah Fath, Verse 8,9"

"انا ارسلنک شاهداً و مبشراً و نذیراً، لتؤمنوا باللہ ورسولہ و تعزروہ و توقروہ و تسبحوہ بکرۃ و اصیلاً"

Translation: Verily, we have sent you "Shahid (one who sees and is present), Mubasshir (one who gives glad news) and "Nazeer" (one who frightens the people of consequences of disobedience to Allah so that you people (after seeing these blessed characteristics of the Holy prophet ﷺ) may believe in Allah and his prophet and help the prophet with respect and then mention the Greatness of Allah in day time and at night.

(Reference: Al Quran, Part No: 26, Surah Fatah Verse No: 8,9)

In this verse, one of the purposes of prophethood of Hazrat Muhammad is that the Muslims should respect and pay homage to the Holy Prophet ﷺ. A mohaddis- Allama Jalal-ud-Din Sauti says:

"ومن تعظیمہ عمل المولد"

Translation: Celebrating 'Milad' is a part of respecting and paying homage to the Holy Prophet ﷺ. Allah says:

"ومن یعظم شعائر اللہ فانها من تقوی القلوب"

Translation: And he, who respects the revelations of Allah, does so because of piety of his heart. (Reference: Al Quran Part No: 17 Surah Al-Hajj Verse No: 32)

And certainly the Holy Prohpet (ﷺ) is the greatest revelation and blessing of Allah. Paying honor and homage to the Holy Prophet ﷺ is certainly the greatest deed of piety.

4. Mehfil-i-Milad' is the expression of gratitude to Allah for bestowing upon humanity the greatest of His blessings in the form of the Holy Prophet ﷺ. In other words Mehfil-i-'Milad' is compliance of God's injunction", which means "Express my gratitude."

marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم
Translation: "Allah's name The Most Affectionate, the Merciful."

Blessings of Milad Sharif and Answers to Objections

Written by: Pir Muhammad Afzal Qadri

'Milad' means 'time of birth' or 'greatly splendid birth'. According to the Muslims, "'Milad'" or "Moalid" means the birth of the chief of prophets Hazrat Muhammad (Peace Be Upon Him) "Mehfil-i-Milad" or "Milad Conference" refers to that spiritual congregation in which God's blessings are obtained by mentioning about those strange and miraculous incidents which took place at the auspicious time of the birth of the Holy Prophet ﷺ.

Describing and mentioning the birth of the Holy Prophet ﷺ is the Sunnah or Method of Allah. Allah has described the auspicious glories and incidents which took place at the birth of Hazrat Isaa علیہ السلام in Surah Maryam and those which took place at the birth of Hazrat Moosa علیہ السلام in Surah Al-Qasas. Similarly, illustrations describing about the birth of the Holy Prophet ﷺ ('Milad') are available in the Sunnah of the Holy Prophet ﷺ, the Sunnah of companions of the Holy Prophet ﷺ and the Sunnah of their virtuous followers, The worthy collectors of Hadith (Mohaddisin) have written chapters under the title of the birth of the Holy Prophet ﷺ. "'Milad' Sharif" has a number of blessings and benefits. Some of them are listed below:

1. Remembering the prophets strengthens man's belief and spiritual stability is created in heart. Allah says in the Holy Quran. "Surah Hood, Part 12, Verse 120"

"وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک."

Translation: "And we narrate all these incidents of prophets through which we strengthen your heart."

Belief in oneness of Allah and all other beliefs given by Islam are Assertions and Hazrat Muhammad (Peace be upon him) is the argument on these assertions. When an argument is proved, the Assertion is also proved. Therefore, the glory, splendour and achievements of Hazrat Muhammad (Peace be upon him) have a great importance. The description of Splendor, miracles and achievements of the Holy Prophet ﷺ strengthens man's belief.

Allah says in the Holly Quran:

("Surah Younas Part 11 Verse 58")."قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذالک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون."

Translation: Say that they (the believers) are happy with the blessing and grace of Allah and this happiness is better than that (worldly wealth) which people accumulate. (Al-Quran 11:58)

In this verse, God has given the injunction to feel happy and celebrate that pleasure. The birth of the Holy Prophet (ﷺ) is the greatest blessing and grace of Allah. Celebrations

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری سجادہ نشین و مہتمم خانقاہ و جامعہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات کی زیر نگرانی

امانتوں کی امین "افضلیہ ویلفیئر انٹرنیشنل" (رجسٹرڈ) کے ذریعے ضرورتمندوں کی امداد کیجئے!

الحمد للہ !

☆...... زلزلہ کشمیر و مانسہرہ اور زلزلہ بلوچستان کے موقع پر سینکڑوں ٹن خوراک اور دیگر ضروری سامان کے علاوہ 91 شکستہ مساجد و مدارس کی امداد کی گئی۔ ☆......سوات و دیگر علاقوں میں دہشت گردی سے متاثرہ خاندانوں اور یتیم بچوں کیساتھ بھرپور تعاون کیا گیا

☆...... اور اب تباہ کن سیلابوں میں متاثرین کیلئے وسیع پیمانے پر خوراک، ادویات اور کپڑوں کی صورت میں، شہر شہر اور گاؤں گاؤں پہنچ کر، اور لانچوں و ہیلی کاپٹروں کے ذریعے دور دراز علاقوں میں ریلیف پہنچایا گیا۔

☆...... سیلاب سے متاثرہ شکستہ مساجد و مدارس اور رہائشی مکانوں کی بحالی کیلئے وسیع کام شروع کر دیا گیا ہے۔

☆...... سیلاب زدہ علاقہ جات میں 15000 افراد کیلئے قربانی کا گوشت تقسیم کیا گیا۔

☆...... جنوبی پنجاب میں خیمہ بستیاں لگا کر گرم بستر اور کپڑے پہنچائے گئے ہیں۔

☆...... اسکے ساتھ ہی پریشان حال انسانیت کی ضرورتوں کیلئے کام شروع کر دیا گیا ہے جس میں آل رسول کی خدمت اور انکی شادیاں، یتیموں و مسکینوں کی پرورش اور دیگر ضرورتمندوں کی ایمرجنسی ضروریات کیلئے حصہ لینا شامل ہے۔

لھذا مخیرین درج ذیل فنڈز میں اپنا تعاون پیش کریں اور عند اللہ ماجور ہوں:

...... ❖ سیلاب سے متاثرہ مساجد و مدارس اور رہائشی کوارٹرز کیلئے کم از کم ایک لاکھ 20 ہزار روپے۔

نوٹ: عمارات پر عطیہ دہندگان کی یادگار تختیاں نصب کی جارہی ہیں۔

...... ❖ سادات کی ضروریات کیلئے زکوۃ و صدقہ کے علاوہ عطیات کیلئے اکاؤنٹ: حبیب بینک لمیٹڈ 11707900220803

...... ❖ یتیم و مسکین بچوں و بچیوں کی پرورش اور تعلیم کیلئے فی کس 2000 روپے ماہانہ۔

...... ❖ سیلاب زدہ علاقوں میں گرم بستر اور خیموں کیلئے فی گرم بستر 1000 روپے یا گرم بستر اور فی خیمہ 5500 روپے۔

...... ❖ مستحق بچیوں کی شادی اور دکھی انسانیت کی ضروریات کیلئے۔

...... ❖ جامعہ قادریہ عالمیہ اور شعبہ خواتین میں 900 کے قریب مسافر طلبہ و طالبات کی تعلیم خوراک رہائش و دیگر ضروریات کیلئے

...... ❖ علاوہ ازیں تعلیمی امور کیلئے بسوں اور بیماروں کیلئے ایمبولینسوں کی ضرورت ہے۔

الداعی الی الخیر :

انتظامیہ "افضلیہ ویلفیئر انٹرنیشنل" (رجسٹرڈ) مرکزی دفتر: نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

رابطہ نمبر 03009622887، 03338403748 ای میل atasqadri@gmail.com

اکاؤنٹ جامعہ: 11700004957603 حبیب بینک لمیٹڈ — اکاؤنٹ ویلفیئر: 11700008090201 حبیب بینک لمیٹڈ

marfat.com

مرکز اہلسنت نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں جامع مسجد عیدگاہ مزارات خواجگان بیسمنٹ پر مشتمل قطب الاولیاء بلاک کا ایک حسین منظر

جامعہ قادریہ عالیہ، نیک آباد کا غوث اعظم بلاک
جہاں 250 کے قریب مسافر طلبہ کیلئے
فری تعلیم فری خوراک اور فری رہائش کا انتظام ہے

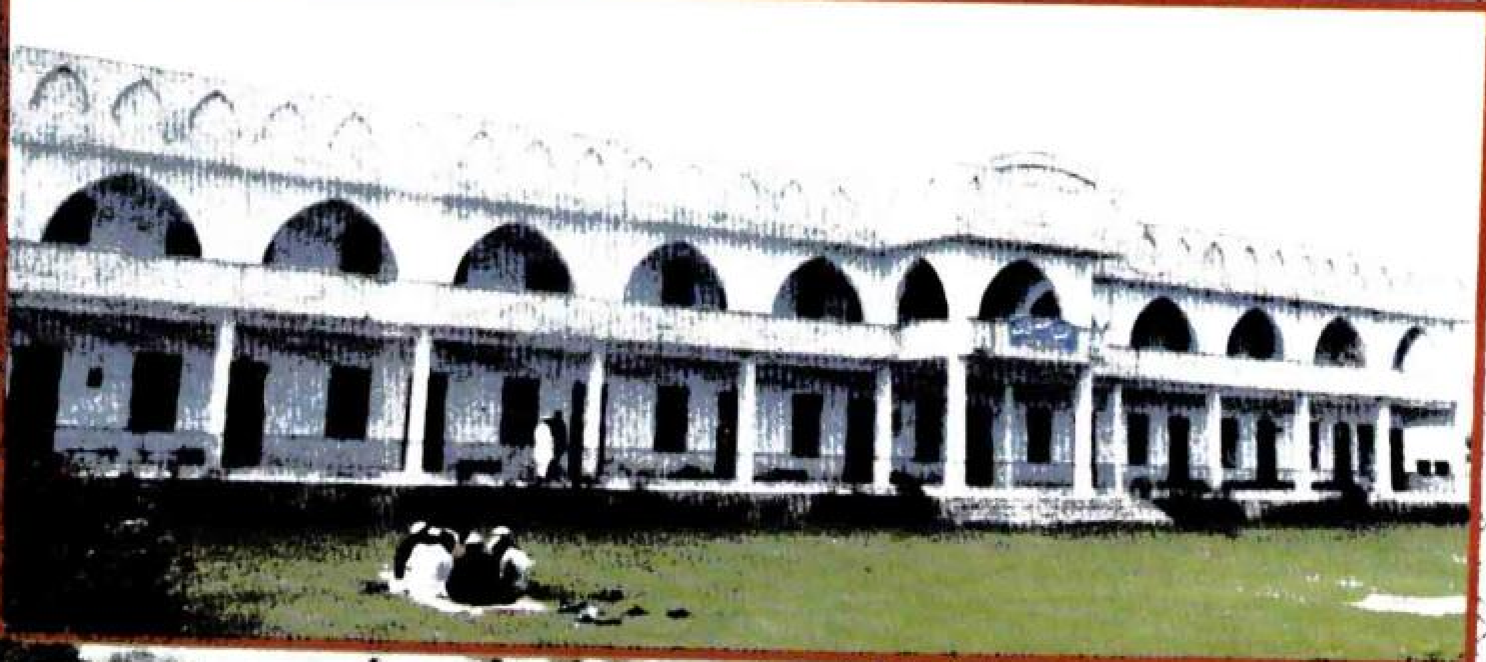

پاکستان میں خواتین کی سب سے بڑی دینی درسگاہ
''شریعت کالج طالبات'' نیک آباد
جہاں 650 کے قریب مسافر طالبات کیلئے
فری تعلیم فری خوراک اور فری رہائش کا انتظام ہے
--- الحمدللہ! اس مرکز اہلسنت کی سرپرستی میں
321 دینی ادارے ملک بھر میں کام کر رہے ہیں

marfat.com